www.KitaboSunnat.com

حفظ حیا اور
کنواری لڑکیاں

اُمِّ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں

اُمِّ عبدِ منیب

www.KitaboSunnat.com

ناشر:
مشربہ علم وحکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان
0321-4609092

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظة

حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں

اہتمام ـــــــــــــ محمد عبدمنیب
ناشر ـــــــــــــ مشربہ علم وحکمت
اشاعت اول ـــــــــــــ ۱۴۲۷ھ
حالیہ اشاعت ـــــــــــــ ۱۴۳۴ھ
قیمت ـــــــــــــ 60:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت 0321-4609092
کامران پارک زینبیہ کالونی نزد منصورہ ملتان روڈ لاہور

ڈسٹری بیوٹر: دار الکتب السّلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

☆ البلاغ Shop #: 4-LG لینڈ مارک پلازہ، جیل روڈ۔ لاہور
فون: 0300-8880450042-5717843

☆ اسلام آباد مکان نمبر 264 گلی نمبر 90 سیکٹر i-8/4 اسلام آباد۔
فون: 0300-5148847

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

سخنِ وضاحت	5
حیا کیا ہے؟	8
حیا اور ضمیر	9
حیا ایک فطری جذبہ	10
حیا اور ایمان	11
حیا کنواری لڑکی کا جوہر	12
حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں	15
حفظِ حیا اور والدین کا کردار	15
جوانی کی دہلیز پر	16
آہستگی اور دھیما پن	18
لیٹنے کا انداز	19
کھڑکیاں اور بالکنیاں	20
تعمیرِ مکان اور حفظِ حیا	20
دروازے یا فون کی گھنٹی اور حیا	21
نوجوان لڑکوں سے بات چیت اور حیا	22
نامحرموں کے سامنے آنے سے گریز	23
گھر سے باہر جانے سے گریز	24
لڑکیاں اور بازار	26

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم اور حفظِ حیا	27
حفظِ حیا اور کڑھائی سلائی	29
حفظِ حیا اور لباس	30
حفظِ حیا اور تقریبات	36
میک اپ اور کنواری لڑکیاں	37
زیور اور کنواری لڑکیاں	42
گانا، گنگنانا اور کنواری لڑکیاں	43
رسالے، اخبارات اور حفظِ حیا	45
بے حیا اور انجان عورتوں سے حجاب	46
سہیلیاں اور حفظِ حیا	47
رشتے کی تلاش اور حفظِ حیا	50
کنواری لڑکی کا حسن شادی والے دن	53
دلہن اور محرم مرد	55
حیادارانہ مسائل اور گفتگو	55
شادی شدہ عورتیں اور حیا	58
لڑکوں میں حیا کے مختلف پہلو	60
لڑکیوں کی گفتگو میں مردوں کا تذکرہ؟	63
مکتب کی کرامت	65
خوداعتمادی یا بے حیائی؟	67

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سخنِ وضاحت

راقمہ ایک عورت ہے اور الحمد للہ مسلمان بھی۔ اس نے حفظِ حیا اور کنواری لڑکیوں کے حوالے سے سابقہ اور موجودہ تہذیب میں جو فرق محسوس کیا اور اس نے عملی زندگی میں قدم قدم پر حیا کو دھچکے لگتے ہوئے دیکھے تو اس کے دل سے یہ تمام دھچکے دل خراش چیخ بن کر نکلنے کے لئے بے تاب ہو گئے، اس نے قلم پکڑ لیا اور اپنے دکھ کو، اپنے احساسات کو، اپنے کرب کو، ہاں امتِ مسلمہ کے اس کربناک پہلو کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کرنے بیٹھ گئی۔ نئے دور میں اس نے پرانی باتیں سنانے کی کوشش کی ہے۔ شاید کسی شخص کے دل میں کوئی بات اتر جائے۔

زیرِ نظر موضوع میں سابقہ معاشرت کے اسلام کے اصولوں سے مزین اس اشرف طبقے کا ذکر کیا گیا ہے جو مسلّمہ طور پر شریف اور باعزت کہلاتا اور سمجھا جاتا تھا، لوگ اس کی تقلید کرنا اور اس میں شامل ہونا اور رہنا پسند کرتے تھے۔ وہ تہذیب اسلامی کا روشن چہرہ ہوتا تھا...... ورنہ اس دور کی عمومی تہذیب میں بھی بہت سی وہ خرافات موجود تھیں جو آج بھی موجود ہیں البتہ ان کے انداز اور نام بدل چکے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ تب گناہ، رذالت، بے حیائی اور بے غیرتی کو تعفّن سمجھا جاتا تھا (اور ہے بھی یہ سب تعفّن ہی) اس تعفّن کے پاس پھٹکنے والا کوشش کرتا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگوں کو پتا نہ چلے کہ میں کوڑے کے اس ڈھیر پر کھڑا بدبو سے اپنے دماغ اور خباثت سے اپنے جسم کو آلودہ کر رہا ہوں۔ لوگوں کو پتہ چل گیا تو میں بدنام ہو جاؤں گا......اور پھر اس پر ربِّ کریم کی پکڑ کا خوف بھی اس پر کسی حد تک مسلّط رہتا تھا۔

جب کہ دورِ حاضر میں باعزت لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جو ناچ، گانے، شراب، بے حیائی، آوارگی، برہنگی کو ہی عزت کا معیار سمجھتے ہیں، دھڑا دھڑ ان کی تقلید کر رہے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں، نہ اللہ کا کوئی خوف نہ معاشرے کا کوئی لحاظ اور پاس۔ حیا کے تمام بند توڑ دینے والے لوگ عزت اور شرف کی مسند پر بٹھائے جا رہے ہیں۔

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ تہذیبِ حاضر نے عورت کو خود اعتمادی دی ہے۔ وہ سرفخر سے بلند کر کے خود مختار زندگی بسر کر رہی ہے۔

لیکن کہاں ہے وہ حیا کا آبگینہ جسے "حُوْرٌ مَقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَام" (خیموں میں مستور حوریں) سے تشبیہ دی جا سکے؟ جن کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدی خوان کو تاکید کریں "رِفقًا بِالْقَوَارِيْرِ" آبگینوں کی خاطر نرمی!......

کہاں ہیں وہ دخترانِ عفت مآب جن کے بارے باپ قسم کھائے کہ اس نے کبھی کسی نامحرم کو نہیں دیکھا۔

کہاں ہے اس فاطمہ زہرا رضی اللہ عنھا کی پیرو جن کو موت کے بعد بھی یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ ان کے کفن میں لپٹے ہوئے جسدِ خاکی کے ابھار کسی نامحرم کی نظر میں نہ آ جائیں۔

کہاں ہے وہ بنتِ مزاجہ اسماء بنتِ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی طرح رذیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھاپے میں بھی نفیس کپڑا اپنے بیٹے کو یہ کہہ کر واپس کر دے کہ اسے پہننے کے بعد جسم کے نشیب و فراز نمایاں ہوں گے۔

کہاں ہے وہ انصاریہ عورت کی بہن جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں مردوں کے ساتھ بیٹھ کر تعلیمِ دین سیکھنے کے بجائے اپنی حیا کے تحفظ کے لئے درخواست کی کہ خواتین کی تعلیم کے لئے الگ دن مقرر کیا جائے۔

کہاں ہے مریمِ عذرا کی جانشین! جس کے تقدس، عفت اور حیا کی گواہی خود ربِّ کریم دے۔

کہاں ہیں وہ بناتِ عائشہ رضی اللہ عنہا! جن کی صفت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اَلْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ" (اپنے دامن کو ہر قسم کی بے حیائی سے بچانے والیاں، ہر قسم کی بے حیائی کے ذرائع وعوامل سے ناواقف، بھولی بھالی معصوم اور پختہ ایمان والی عورتیں)

راقمہ نے ایسی ہی بے مثال جنتی عورتوں کی تلاش، پہچان اور سیرت گری کے لئے قلم تھاما ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے، آپ سب سے قولاً اور عملاً آمین کی متمنی!

امِّ عبدِ منیب

محرم۔۱۴۲۷ھ

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیا کیا ہے؟

حافظ ابنِ حجرؒ لکھتے ہیں: ''وہ صفت جو انسان میں باعثِ عار اور باعثِ مذمّت امور کے خوف سے پیدا ہوتی ہے۔ شرعی طور پر وہ اخلاقی صفت جس کی رُو سے انسان قبیح افعال سے اجتناب کرتا ہے اور صاحبِ حق کو اس کا حق دینے کی سعی کرتا ہے''۔ (فتح الباری ۱/۵۲)

محترمہ بنت الاسلام لکھتی ہیں: ''کوئی فحش، گناہ آلود یا کوئی ناپسندیدہ کام یا بات کرنے کے خیال سے جو جھجک، تامّل اور بے چینی پیدا ہوتی ہے اسے حیا کہتے ہیں''۔ (اسوہ حسنہ)

گویا حیا ایسی جھجک، شرم، لحاظ یا آڑ ہے جو انسان کو کسی غیر اخلاقی اور غیر شرعی کام یا بات کرنے میں آڑے آتی ہے۔ کبھی یہ شرم یا لحاظ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہوتا ہے اور کبھی انسانوں سے اور کبھی خود اپنے آپ سے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ''۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تفسیر البر والاثم)

''نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے"۔

حیا اور ضمیر:

بعض کام ایسے ہیں جنہیں انجام دے کر انسان خوشی محسوس کرتا ہے اور بعض کاموں کے کرنے سے دل میں کھٹک رہتی ہے۔ انسان کے اندر سے آواز اٹھتی ہے کہ یہ کام کر کے اچھا نہیں کیا۔ فلاں کو پتا چل گیا تو وہ کیا کہے گا؟ اسی آواز کو ضمیر کہتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے اندر خیر وشر کے فطری پیمانے کے طور پر نصب کیا ہوا ہے۔ جبھی آدمی سے کوئی غلط کام سرزد ہوتا ہے یہ خبر دار کرنا اور احتجاج کرنا شروع کر دیتا ہے۔ گویا ضمیر حیا ہی کا جڑواں بھائی ہے۔ دونوں کا کام ایک ہے، صرف طریقِ کار میں فرق ہے۔ حیا کسی کام کو کرنے سے پہلے ہی نفسِ انسانی اور اس کام کے درمیان آکر آڑ بن جاتی ہے، جب کہ ضمیر ناپسندیدہ بات یا کام ہو چکنے کے بعد غلط روی پر احتجاج کرتا ہے۔

اگر انسان حیا کی پاس داری کرتا رہے تو وہ کبھی غیر اخلاقی اور غیر شرعی حرکات کا مرتکب نہیں ہوتا۔ اگر وہ حیا کی دیوار توڑ کر کوئی ناروا کام کر گزرے تو اس کا ضمیر اسے کچوکے لگاتا رہتا ہے۔ نتیجہ یہ کہ آدمی غلط کام سے رکنے کی عادت اپنا لیتا ہے۔ اگر انسان ضمیر کو نظر انداز کر دے، اس کے کچوکے سہہ کر بھی زبردستی نفس کی خواہش سے مغلوب ہو کر غلط کام کرتا رہے تو انسان بے حیا اور بے ضمیر ہو جاتا ہے۔ اب اسے کسی غلط کام کے ارتکاب میں نہ حیا آڑے آتی ہے اور نہ ہی غلط کام کرنے کے بعد اسے ضمیر کی احتجاجی آواز سنائی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتی ہے۔

جو شخص بے شرم، بے لحاظ اور بے حیا ہوجائے وہ کچھ بھی کر گزرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"اِنَّ مَا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَةِ الْأُولٰى إِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ"۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب)

"تحقیق جملہ اس چیز کے کہ پایا ہے لوگوں نے پہلے انبیاء کی کلام میں سے یہ کلام ہے کہ اے اولاد آدم! جب حیا نہ رہے تو جو جی چاہے کر"۔

حیا ایک فطری جذبہ:

حیا کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ شیطان نے جو سب سے پہلا حملہ آدم علیہ السلام اور ان کی زوجہ محترمہ پر کیا، اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بے لباس ہو گئے اور شدتِ حیا کے باعث اپنے جسم کو جنت کے درختوں کے پتوں سے ڈھانپنے کی کوشش کرنے لگے۔ اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے:

﴿فَدَلّٰهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۗ وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ (الاعراف،۲۲)

"غرض (مردود شیطان نے) ان کو دھوکا دے کر اپنی طرف کھینچ لیا، جب ان دونوں نے درخت کے پھل کو کھا لیا تو ان کی ستر کی جگہیں کھل گئیں اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے (ستر چھپانے کے لیے) لگے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ پتا چلا کہ انسان جب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو شیطان اس کی حیا پر وار کرتا ہے تاکہ انسان کو گمراہ کرنے کا راستہ آسان ہو جائے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حیا کا جذبہ فطری طور پر آدم وحوا کے اندر موجود تھا اور یہ جذبہ ہر ابنِ آدم کے اندر یکساں موجود ہوتا ہے۔ پھر وہ چاہے تو اسے دبا کر کم کر دے، چاہے تو اس کی ایسی حفاظت کرے کو وہ کامل طور پر اس کے اندر موجود رہے۔

عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے حیا کے اسی جذبے کا اس قدر تحفظ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ الہام نے ان کے بارے فرمایا:

"اَلَا اَسْتَحِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِیْ مِنْهُ الْمَلَائِکَةُ"۔

"میں اس شخص سے حیا کیوں نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں"۔ (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل عثمانؓ)

حیا اور ایمان:

حیا کا تعلق ایمان سے چولی دامن کا سا ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ قُرَنَاءُ فَإِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ"۔

"حیا اور ایمان باہم جڑے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک اٹھتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے"۔ (مستدرک حاکم، کتاب الایمان، صحیح بشرطِ مسلم و بخاری)

معلوم ہوا کہ ایمان کے تحفظ کے لئے حیا کا تحفظ بھی ضروری ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ حیا تمام اخلاقِ فاضلہ کی بنیاد ہے۔ قلبِ سلیم اس کے بغیر سلیم ہو ہی نہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔ نیکی کے تمام مظاہر حیا کے باعث ہی پروان چڑھتے ہیں۔

حیا کنواری لڑکی کا جوھر:

رسول اللہ ﷺ کی حیا کی صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے یوں تعریف کی ہے:

”کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَشَدُّ حَیَاءً مِنَ الْعَذْرَآءِ فِیْ خِدْرِھَا ، فَإِذَا رَأَیٰ شَیْئًا یَکْرَھُهُ عَرَفْنَاہُ فِیْ وَجْھِهِ“۔

(صحیح بخاری، کتاب المناقب ،باب صفة النبی ﷺ ...... صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کثرۃ حیائه ﷺ، ح:۲۳۲۵)

”آپ کنواری دوشیزہ سے بھی بڑھ کر حیادار تھے۔ آپ ﷺ کو اگر کوئی کام ناگوار گزرتا تو حیا کے باعث اس کا نام نہ لیتے بلکہ آپ ﷺ کے چہرے سے پتا چل جاتا کہ آپ ﷺ کو فلاں کام ناگوار گزرا ہے“۔

رسول اللہ ﷺ کی حیا کو صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے گھر کی چاردیواری میں رہنے والی کنواری دوشیزہ سے بھی بڑھ کر بتایا۔ اس اندازِ بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ حیا یوں تو ہر انسان کا زیور ہے لیکن کنواری لڑکی کا جوہرِ اصلی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کنواری مریم علیھما السلام کی تعریف میں فرمایا:

﴿ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَھَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَ صَدَّقَتْ بِکَلِمٰتِ رَبِّھَا وَ کُتُبِهٖ وَ کَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴾ (التحریم،۱۲)

”اور عمران کی بیٹی مریم جس نے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی تو ہم نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی روح پھونک دی اور وہ اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھی اور فرمانبرداروں میں سے تھی"۔

اللہ تعالیٰ نے عورتوں کی سب سے مقدس قسم حورانِ جنت کے بارے فرمایا:

﴿حُوْرٌ مَّقْصُوْرَاتٌ فِي الْخِيَامِ﴾ (الرحمان،۷۲)

"حوریں جو خیموں میں مستور ہیں"۔

﴿فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ﴾ (الرحمان،۵٦)

"ان میں نیچی نگاہ والی عورتیں جن کو اہلِ جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا نہ کسی جن نے"۔

نیز ان کی حیا کی انتہا کے باعث فرمایا:

﴿كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ﴾ (الرحمان،۵۸)

"گویا کہ وہ یاقوت اور مرجان ہیں"۔

نیز فرمایا:

﴿فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا﴾ (الواقعہ،٣٦)

"پس ہم نے ان کو کنواریاں بنایا"۔

یہ اندازِ بیان اس بات کا گواہ ہے کہ کنواری لڑکی اپنی حیا اور عفت کے باعث گوہرِ مکنون کہلاتی ہے۔ کنواری لڑکی کی حیا کی اس بنیادی تعریف کی وجہ یہ ہے کہ وہ گھر سے باہر نہیں نکلتی، اس کے دل و دماغ ابھی ان تصورات اور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور سے نابلد اور خالی ہوتے ہیں جو حیا کے جذبے کو ٹھیس پہنچانے کا باعث بنیں۔ زوجین کا اپنے رشتے کے لحاظ سے جن ازدواجی امور سے واسطہ پڑتا ہے، کلامی ہوں یا جسمانی، ان سے ابھی وہ گزری ہی نہیں ہوتی، نہ ان کے تصورات اس کے ذہن میں واضح ہوتے ہیں۔ ان پر بات کرنے کا بھی اس کے لئے کوئی موقع ہوتا ہے نہ موقع آتا ہے۔ اس لئے اس میں حیا مکمل طور پر موجود ہوتی ہے۔ کنواری لڑکی کے برعکس شادی شدہ عورت میں حیا کم ہوتی ہے، جس کا اشارہ اس حدیث میں بھی ملتا ہے:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کر دیں تو کیا اس سے اجازت لینا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

"نَعَم تُستَامَرُ"۔

"ہاں! اس سے اجازت لینا چاہئے"۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا (جو کنواری لڑکی کی شرم و حیا سے واقف تھیں انہوں) نے کہا "فَإِنَّھَا تَستَحیِ" "وہ تو شرماتی ہے" (یعنی شرم کے باعث اپنے نکاح کے بارے کھل کر بات نہیں کر سکتی) آپ ﷺ نے فرمایا: "فَذَالِكَ اِذنُھَا اِذَا ھِیَ سَکَتَت" "اس وقت اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے"۔ (صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَلاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفسِھَا مِن وَلِیِّھَا"۔ (بحوالہ سابق)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”بیوہ اپنے ولی کی بہ نسبت اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے“۔
یعنی وہ جہاں چاہے اپنے نکاح کا فیصلہ کر لے ولی اس کے فیصلے کو ماننے کا پابند ہے۔

مذکورہ احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور امہات المومنین رضی اللہ عنھن میں کنواری لڑکی کی حیا کا تصور بہت شفاف، پاکیزہ اور ارفع واعلیٰ تھا۔

حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں:

وہ کون سے خصائص ہیں جن کی بناء پر کنواری لڑکی کو یہ شرف وعزت حاصل ہوتا ہے؟ کیا حیا کا یہ اعلیٰ وارفع تصور ہمارے موجودہ معاشرے میں بھی پایا جاتا ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟ ہماری سابقہ معاشرت میں کنواری لڑکی کی حیا کے تحفظ کے کون کون سے مظاہر رُوبہ عمل تھے؟ آیئے! اس کا جائزہ لیں۔

حفظِ حیا اور والدین کا کردار:

ہماری سابقہ معاشرت میں بیٹی کے پیدا ہوتے ہی والدین فکر مند ہو جاتے کہ یہ بیٹی ہے لہٰذا اس کی تربیت اور پرورش میں بہت جان ماری کرنا ہوگی۔ ماں باپ اور گھر کے تمام بزرگ بچیوں کی ہر حرکت پر غیر محسوس انداز میں نظر رکھتے جیسے ہی ادب، سلیقے اور حیا سے گری ہوئی کوئی حرکت دیکھتے، اس کی اصلاح کی کوشش کرتے۔

مائیں اپنے بچوں میں قناعت، صبر، تحمل، شکر گزاری، سلیقہ مندی، مردوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عزت اور فرمانبرداری جیسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتیں۔ چنانچہ لڑکیاں اپنے باپ دادا، نانا، چچا، بھائیوں وغیرہ کا بہت احترام کرتیں۔ ان کے سامنے نظر اٹھا کر دیکھنا...... بے باک ہو کر بات کرنا...... شوخی کرنا...... بن ٹھن کر سامنے آنا...... ناپسندیدہ سمجھا جاتا تھا۔ اس تربیت کا یہ فائدہ ہوتا تھا کہ وہ سسرال جا کر ان کی خدمت گزار اور شوہر کی وفادار ثابت ہوتیں۔

جوانی کی دہلیز پر:

جوان ہوتے ہی انسانی جسم میں بہت سی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔ جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی جسم، دل اور دماغ میں ایک ہلچل پیدا ہو جاتی ہے۔ جذبات ایک طوفان کی صورت اختیار کرنے پر زور آزمائی کرتے ہیں۔ عمر کا یہ حصہ بہت نازک ہوتا ہے۔ اگر اسے مثبت سرگرمیوں میں مصروف نہ رکھا جائے تو بچوں کے بے راہ ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے۔ سابقہ معاشرت کی مائیں ان پڑھ ہونے کے باوجود اس عمر کے تقاضوں سے خوب واقف تھیں۔ وہ کنواری لڑکیوں کو گھریلو کاموں میں مصروف رکھتیں تاکہ ان کا ذہن اِدھر اُدھر نہ بھٹکے اور آنکھ دائیں بائیں اٹھنے سے محفوظ رہے۔ کھانا پکانا، سینا پرونا، چھوٹے بہن بھائیوں کو سنبھالنا، صفائی کرنا، کپڑے دھونا، رات کو سب افراد کے لئے بستر بچھانا اور صبح تہہ کرنا، غرض گھر کے ہر قسم کے کام لڑکیوں کے ذمے ہوتے تھے۔

دورِ حاضر میں اس قسم کے کام یا تو ملازمہ کرتی ہے یا مائیں۔ لڑکیاں صرف تعلیم حاصل کرتی ہیں۔ سکول اور کالج کی نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں میں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ لیتی ہیں۔ٹی وی دیکھنا، سہیلیوں سے ملنا ملانا، رسالوں اور ناولوں کا مطالعہ کرنا، تقریبات میں شامل ہونا، کمپیوٹر اور موبائل کی آڑ میں بہت سے حیا سوز مناظر دیکھنا اور حیا سوز گفتگو کرنا اور سننا، ان کے مشاغل کا حصہ ہوتا ہے۔البتہ کبھی کبھار وہ کوئی خاص ڈش بنا لیتی ہیں تاکہ کھانے والے اس کی تعریف کریں یا سلائی کڑھائی اس لئے سیکھتی ہیں کہ وہ یہ رعب ڈال سکیں کو وہ کڑھائی سلائی بھی کرسکتی ہیں۔

جب لڑکی کے جسم میں جوانی کی علامات ظاہر ہونے لگتیں تو دوپٹے پہلے کی نسبت مزید موٹے اور کھلے ہوجائے۔کپڑے پورے بازوؤں والے پہنتیں۔نظروں کو جھکنا اور زبان کو خاموش رہنا آجاتا۔بچپن کی اچھل کود،شوخی خود بخود سنجیدگی اور وقار میں ڈھل جاتی۔چہرے پر معصومیت، جوانی اور حیا کا حسن لڑکی کو بغیر کسی غازہ و پاؤڈر کے خوب صورت بنا دیتا۔

ضرورت کیا مری مشاطگی کی حسنِ معنی کو
کہ فطرت خود بخود کرتی ہے لالے کی حنا بندی

جب لڑکیاں پہلی بار جوانی کے تجربے سے گزرتیں تو مائیں انہیں یہ تاکید کرتیں کہ ان کی یہ حالت کسی پر ظاہر نہیں ہونا چاہیے خصوصاً مردوں پر۔نتیجہ یہ ہوتا کہ کئی کئی سال تک کسی خاتون تو کیا سہیلی تک کہ پتا نہ چلتا کو یہ لڑکی اس حالت سے گزرتی ہے۔گندگی سے بھرے کپڑے یا مٹی میں دبا دیئے جائے یا جلا دیئے جاتے تاکہ کسی کی نظروں کے سامنے نہ آئیں۔

دورِ حاضر میں ان حالتوں کا پتا ان لڑکیوں کو بھی ہوتا ہے جو خود اس تجربے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہیں گزری ہوتیں۔ نیز گھروں میں موجود مرد بھی بہنوں اور بیٹیوں کی اس کیفیت سے کسی نہ کسی حد تک واقف ہوتے ہیں۔ اسکولوں میں چھوٹی چھوٹی بچیوں کو مصنوعات کی تشہیر کرنے والے مرد حضرات اس حالت میں احتیاط، پرہیز، علاج اور تدابیر کا کھلے الفاظ میں بتاتے ہیں۔

آہستگی اور دھیما پن:

ہماری معاشرت میں مائیں اور بزرگ خواتین لڑکیوں کو یہ تربیت دیتی تھیں کہ ان کے ہر کام میں آہستگی اور دھیما پن ہو۔ انہیں تیز تیز چلنے اور اچھلنے کودنے سے روکا جاتا تھا۔ چلتے ہوئے یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ پاؤں کی چاپ نہ سنائی دے۔ قرآن حکیم نے شیخ کبیر کی وہ بیٹی جو موسیٰ علیہ السلام کو بلانے گئی تھی، اس کی حیادارانہ چال کا ذکر تعریفی انداز میں کیا ہے، فرمایا،

﴿فَجَاءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَاءٍ﴾ (القصص، ۲۵)

"ان میں ایک حیا کے ساتھ چلتی ہوئی اس (موسیٰ) کے پاس آئی"۔

عورت کی دھیمی چال سے حیا کا بہت گہرا تعلق ہے۔ دورِ حاضر میں لڑکیاں مردوں کی طرح اکڑ اکڑ کر چلتی ہیں۔ کھیلوں میں حصہ لیتی اور ورزشیں کرتی ہیں۔ جوتے بھی ایسے پہنتی ہیں جن سے چال میں تفاخر اور مردانہ پن آئے، مثلاً ہیل والے جوتے۔

لڑکیوں کو گھریلو کام کاج کرتے ہوئے یہ بھی تربیت دی جاتی تھی کہ انتہائی خاموشی سے اپنا کام کریں۔ برتن دھوتے، کھانا پکاتے یا دیگر کام کرتے ہوئے کسی قسم کی کھڑکھڑاہٹ یا آواز پیدا ہونا ناگزیر بھی ہو تو بہت دھیمی ہوتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ گھر میں لڑکی کی موجودگی کا یا اس کے کسی کام کے کرنے کا گھر میں کسی آنے والے اجنبی یا مہمان رشتہ دار کو بھی پتا نہ چلے۔

لڑکیوں کا قہقہے لگانا، ہنسی مذاق کرنا، بے ہودہ اور حیا کے منافی سمجھا جاتا تھا۔ ماؤں کو معلوم تھا کہ بے باکانہ ہنسی مذاق سے بچیوں میں موجود حیا کا عنصر کمزور پڑ جاتا ہے۔

لیٹنے کا انداز:

گھر کے مردوں کی موجودگی میں (باپ، دادا، بھائی وغیرہ) لڑکیوں کا دن کے وقت لیٹنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اگر وہ کسی وجہ سے لیٹ جاتیں تو جیسے ہی کسی مرد کی آمد کا احساس ہوتا فوراً اٹھ کر اپنے کپڑے وغیرہ درست کرلیتیں۔ اگر بیماری کی وجہ سے لیٹنا ناگزیر ہو جاتا تو سخت گرمی کے موسم میں بھی اپنے پورے جسم کو کھیس یا بڑی چادر سے لپیٹ لیتیں تاکہ جسم کے نشیب وفراز یا اس کی ساخت کسی گھر والے مرد کی بھی نظر میں نہ آئے۔

بچیوں کو یہ سمجھایا جاتا تھا کہ وہ ہمیشہ کروٹ پر لیٹیں، چت لیٹنے سے انہیں سختی سے منع کیا جاتا۔ مائیں اور بزرگ خواتین یہ بات اچھی طرح جانتی تھیں کہ کروٹ کے بل لیٹنا سنت بھی ہے اور ستر کو ڈھانپے رکھنے اور حیا کے تقاضوں کو پورا کرنے میں معاون بھی۔ جب کہ چت لیٹنے سے اعضائے ستر اور جسم کے ابھار نمایاں ہو جاتے ہیں۔

گرمیوں میں صحن یا چھت پر سونے کے لئے چارپائیاں بچھائی جاتیں تو عورتوں اور خصوصاً لڑکیوں کی چارپائیاں اس طرف بچھائی جاتیں جو گھر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری جگہ ہوتی۔ بیرونی دروازوں یا آنے جانے والے راستوں کی طرف مردوں کے سونے کا انتظام کیا جاتا تھا تا کہ اگر کوئی باہر سے مہمان مرد آئے تو وہ مردانہ سونے کی جگہوں تک ہی محدود رہے۔ جوان لڑکیوں کے بستر تک اس کے قدم، نگاہیں اور آواز نہ جائے۔ انہیں خوب معلوم تھا کہ اسلام اجنبی مرد کی نظر اور آواز کا عورتوں تک پہنچنا پسند نہیں کرتا۔ نیز اس سے کسی وقت بھی کوئی خرابی نامحرم مرد اور عورت کے درمیان جنم لے سکتی ہے۔ نیز اس دور کے مرد اپنے گھر کی عورتوں کی عصمت وعفت کے انجانے طریقوں سے بھی واقف تھے جن سے آج کی پڑھی لکھی، نفسیات دان تہذیب کے لوگ بھی واقف نہیں۔

کھڑکیاں اور بالکنیاں:

تب یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ لڑکیاں گھر کی بیرونی کھڑکیوں اور باہر کے دروازوں، چھت کی منڈیروں اور بالکنیوں کے ساتھ لگ کر کھڑی نہ ہوں اور نہ ہی کسی کام کے بہانے ادھر جائیں۔ اس وقت کے بزرگ یہ جانتے تھے کہ یہ وہ خطرناک جگہیں ہیں، جہاں سے تانک جھانک کر کچھ کہنے، کچھ سننے اور اشارے کنائے کے زہرناک تیر استعمال کرنے کا نوجوان نسل کو موقع ملتا ہے اور اب لڑکیاں! کیا لڑکے! ان جگہوں پر کھڑے ایک دوسرے کا نظارہ کرتے ہیں۔

تعمیر مکان اور حفظِ حیا:

تب مکان بناتے ہوئے مردانہ حصہ زنانہ حصوں سے بہت دور باہر کی گلی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملحق اس طرح بنایا جاتا تھا کہ جو بھی مرد باہر سے آئے وہ باہر ہی بیٹھک کے اندر داخل ہو اور وہیں سے اپنا کام کر کے چلا جائے۔ نیز اس کا کوئی دروازہ ایسی سمت نہیں رکھا جاتا تھا جس سے بالارادہ یا بغیر ارادے کے گھر کی عورت پر نظر پڑنے کا امکان ہو یا ان کی گفتگو سنائی دے سکے۔

دورِ حاضر میں کھلے ڈرائنگ روم گھروں کے اندر اس انداز سے بنائے جاتے ہیں جن کے دروازوں اور کھڑکیوں سے عموماً اندر بیٹھنے والوں پر نظر پڑتی ہے۔ نیز گھروں کے اندر سے عورتوں کے بولنے اور قہقہے لگانے کی آوازیں صاف سنائی دیتی ہیں بلکہ اب عورتوں کو پردہ بھی نہیں کروایا جاتا، اس لئے وہ ہر آنے والے مرد مہمان کے سامنے آ کر تواضع کے لوازمات رکھتی ہیں بلکہ بعض گھرانوں میں ساتھ ہی بیٹھ کر کھاتی پیتی بھی ہیں۔

دروازے یا فون کی گھنٹی اور حیا:

سابقہ معاشرت کا دستور تھا کہ جیسے ہی دروازے پر دستک ہوتی مرد اٹھ کر دروازہ کھولتے یا پھر ان کی غیر موجودگی میں گھر کی بزرگ خواتین دروازہ کھولتیں...... لیکن اب گھر میں مردوں کے ہوتے ہوئے بھی دروازے یا فون کی گھنٹی بجنے پر عورتیں یا لڑکیاں ہی اٹھتی ہیں اور آنے والے کی بات سنتی ہیں۔ شرعی آداب کی رو سے یہ دونوں کام مردوں کے کرنے کے ہیں لیکن دورِ حاضر کے مردوں نے اپنا بوجھ اتار کر عورت کے کندھوں پر رکھ دیا ہے۔

لڑکیوں کے فون سننے سے کون کون کے فتنے جنم لے رہے ہیں، اس سے اہلِ زمانہ واقف ہیں۔ وہ آئے روز بہت سے دل دوز اور حیا باختہ حادثات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں۔افسوس تو یہ ہے کہ نہ ہی عورتیں مردوں کو یہ احساس پیدا کرتی ہیں کہ مرد ہی فون اٹھائیں اور نہ ہی مردوں کا یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کر کے کتنے بڑے دنیوی اور اخروی خسارے مول لے رہے ہیں۔

نوجوانوں سے بات چیت اور حیا:

سابقہ معاشرت میں کنواری لڑکیوں کو یہ موقع نہیں دیا جاتا تھا کہ وہ کسی نامحرم نوجوان سے بات کریں۔مائیں یا گھر کی بزرگ خواتین ہی نامحرم مردوں سے بات کرتی تھیں۔لڑکیوں کو اگر کبھی بات کرنے کی ضرورت پڑ جاتی تو وہ نظریں جھکائے ہوئے......گھر کے دروازے کے پیچھے کھڑے ہو کر مختصر سی بات کرتیں۔نوجوان مرد بھی چونکہ آدابِ معاشرت سے آگاہ ہوتے تھے اس لئے وہ خود بھی لڑکیوں سے بات کرنے سے کتراتے تھے۔

گھروں کے بزرگ اس بات سے اچھی طرح واقف تھے کہ نوجوان نامحرم مرد اور عورت کو بات چیت کا موقع دینا ایسے ہی ہے جیسے پٹرول کو ماچس کی تیلی کا اشارہ کرنا،لہٰذا وہ اس سلسلے میں حد درجہ احتیاط کرتے۔اسلام نے بھی تو عورت کی آواز پر یہ پابندی عائد کی ہے کہ ضرورت پڑنے پر ہی اس کی آواز کوئی نامحرم سنے اور اگر بات کرنا پڑ ہی جائے تو وہ نرم اور شیریں لہجے میں بات نہ کرے تا کہ دلوں کا مرض عود کرنے پر آمادہ نہ ہو جائے......جوانی میں آواز خوبصورتی اور نرمی،بات کرنے والے کے نوجوان ہونے کا تصور دلوں میں کیسے کیسے فتنے اٹھاتا ہے اور کیسے کیسے خیالات کو جنم دیتا ہے۔اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ علیم وحکیم کی ذات خوب واقف ہے، اسی لئے فرمایا:

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ﴾

''پس لوچ دار آواز میں بات نہ کیا کرو تا کہ وہ (سننے والا) جس کے دل میں کھوٹ ہے، طمع نہ کرے''۔ (الاحزاب،۳۲)

نامحرموں کے سامنے:

www.KitaboSunnat.com

پردے کا دستور کسی خاندان میں ہوتا یا نہ ہوتا، دونوں صورتوں میں شریف گھرانوں کے والدین کنواری لڑکی کو جوان نامحرم افراد (کزن وغیرہ) کے سامنے نہیں آنے دیتے تھے۔ نہ ہی کسی جوان بھتیجے یا بھانجے کی اجازت ہوتی تھی کہ وہ جوان لڑکیوں والے گھر میں آکر زیادہ دیر رہے۔

ہماری بزرگ خواتین اور مردوں کے دلوں میں شعوری یا لاشعوری طور پر یہ بات اچھی طرح بیٹھی ہوئی تھی کہ باپ صرف وہی ہے جس نے پیدا کیا ہے اور بھائی وہی ہے جو ماں جایا یا باپ جایا ہوتا ہے۔ چچا، تایا، دادا، نانا، ماموں اور بھائی کے علاوہ دنیا کا کوئی مرد ایسا نہیں جس کے سامنے بچیوں کو باپ یا بھائی کی طرح سامنے آنے کی اجازت دی جائے۔

دورِ حاضر میں لڑکیاں اپنے کزنوں کے نہ صرف سامنے آجاتی ہیں بلکہ ان کے ساتھ اس طرح بات چیت کرتی ہیں جس طرح وہ اپنے بھائیوں اور سہیلیوں سے کرتی ہیں۔ کزن بغیر کسی روک ٹوک کے گھروں آتے ہیں۔ بعض گھرانوں میں والدین کی غیر موجودگی میں بھی ان کا آنا ناپسند نہیں کیا جاتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض گھرانوں میں کزن ہی لڑکیوں کو کالج چھوڑنے جاتے اور واپس لاتے ہیں یا لڑکیوں کو کسی اور جگہ جانا ہو تو کزنوں کے ساتھ بچیوں کو بھیج دیا جاتا ہے۔ سیر و تفریح مل کر کرنا ایک معمول بن چکا ہے۔ مل کر ٹی وی دیکھنا، امتحانات کی تیاری مل بیٹھ کر کرنا، ڈرامہ و فلم مل کر دیکھنا اور اس پر تبصرہ کرنا، مل کر کیرم، لڈو، فٹ بال، سکوائش یا کمپیوٹر گیمز کھیلنا، موبائل، فون یا انٹرنیٹ کے ذریعے باہم گپ شپ کرنا ایک عمومی بات ہے۔

نوجوان لڑکیوں کا خاندان سے باہر کے مردوں کے سامنے کھلے چہرے یا عام غیر ساتر لباس میں سامنے آنا برا نہیں سمجھا جاتا بلکہ اسے دورِ حاضر کی ایک معقول روش کا نام دیا جاتا ہے۔

گھر سے باھر جانے سے گریز:

سابقہ معاشرت میں والدین بچیوں کو گھر سے باہر نہیں جانے دیتے تھے۔ شادی سے پہلے عورت کی یہ اہم خوبی خیال کی جاتی تھی اور باپ اس پر فخر کیا کرتے تھے کہ میری بیٹی نے کبھی گھر کی دہلیز سے باہر قدم نہیں رکھا۔ انہیں اس کا خوب علم تھا کہ ربّ کریم کو بھی خاتون کی یہ صفت پسند ہے کہ وہ گھر میں ٹھہری رہے اور بلا ضرورت باہر نہ نکلے...... فرمانِ ربی ہے:

﴿وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ﴾ (الاحزاب، ٣٣)

”اور تم اپنے گھروں میں ٹکی رہو“۔

اب لڑکیاں بھی گھر سے اتنا باہر نکلتی ہیں جتنا مرد نکلتے ہیں۔ روزانہ اسکول اور کالج جانا، خریداری کرنا، سہیلیوں اور رشتہ داروں سے ملنے ملانے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانا، تقریبات میں شمولیت کے لئے جانا، سیر و تفریح کے لئے جانا، ملازمت کے لئے گھر سے باہر جانا حتیٰ کہ بل بھروانے اور سبزی خریدنے جانا...... سب امور میں مرد اور عورت کی تخصیص ختم ہو چکی ہے۔ حالانکہ عورت کے لئے بغیر کسی حقیقی ضرورت کے باہر نکلنا درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ"۔

(سنن ترمذی، ابواب الرضاع، باب ماجاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات)

"عورت چھپانے کی چیز ہے، پھر جب وہ نکلتی ہے تو اس کو شیطان تاکتا ہے تاکہ اس کے سبب سے لوگوں کو فتنے میں ڈالے"۔

ضرورت وہ ہے جس کے دستیاب نہ ہونے پر کسی تکلیف پہنچنے کا یا نقصان کا خدشہ ہو۔ آئے دن سہیلیوں سے ملنے کے لئے جانا، تقریبات میں شامل ہونا، تفریح کے لئے گھر سے نکلنا، ملازمت کے لئے نکلنا (سوائے معاشی مجبوری کے) یا کسی کو کسی دوسرے کے گھر چھوڑنے جانا لڑکیوں کی قطعاً کوئی مجبوری نہیں ہے۔ نیز کنواری لڑکیوں پر گھر سے باہر کے رشتہ داروں کے حقوق تصور ہی نہیں کئے جاتے جنہیں ادا کرنا ان کے لئے ضروری ہو۔ یہ کام ان کے ماں باپ اور دیگر رشتہ داروں کا ہے۔

گھر میں مرد موجود ہوتے ہوئے بھی عورت کا ان کے مخصوص کام اور ذمہ داریاں نبٹانے کے لئے گھر سے نکلنا درست نہیں، مثلاً خریداری کرنا یا بل بھروانا وغیرہ۔ کیونکہ یہ ذمہ داری مردانہ ہے زنانہ نہیں البتہ جب کسی کے ہاں کوئی مرد سرے سے موجود ہی نہ ہو وہاں بزرگ عورتیں یہ کام کر سکتی ہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچیوں کے لئے کرنا پھر بھی درست نہیں۔

لڑکیاں اور بازار:

سابقہ معاشرت میں بچی چاہے دو سال کی ہوتی اسے دکان پر بھیجنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ بڑے بزرگ کنواری بچیوں کو کسی بھی خریداری کے لئے بازار ساتھ لے جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ کپڑے جو بھی ہوتے اور جیسے بھی آتے لڑکیاں پہن لیتی تھیں۔ اپنی پسند کا اظہار کرنے کی ان میں جرأت ہی نہیں ہوتی تھی اور یہی بات اسلام کو مطلوب ہے کہ ضروریاتِ زندگی میں اصل مسئلہ ضرورت مہیا ہونا ہے نہ یہ کہ وہ حسبِ پسند ہو۔ مہنگی، خوب صورت یا منفرد ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَحَبُّ البِلَادِ اِلَی اللّٰہِ مَسَاجِدُھَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰہِ اَسْوَاقُھَا"۔ (مسلم عن ابی ھریرہؓ، صحیح الجامع، خواتین اور رمضان المبارک)

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں"۔

لہٰذا والدین اس سے بخوبی واقف تھے کہ عورت خواہ بوڑھی بھی ہو تو اس کا بازار جانا مناسب نہیں چہ جائے کہ وہ کنواری ہو۔

دورِ حاضر میں والدین بچیوں کو خود دکانوں پر بھیجتے اور ان سے سودا سلف وغیرہ منگواتے ہیں۔ اکثر آٹھ آٹھ، دس دس سال کی بچیاں سائیکل پر دکان سے دودھ، دہی، انڈے، دالیں، ماچس وغیرہ لینے جاتی ہیں۔ مائیں بازار جاتے ہوئے بچیوں کو ساتھ لے جا کر ان کی پسند کے کپڑے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوتے، چوڑیاں، مہندی وغیرہ خریدتی ہیں۔ غرض کنواری لڑکیوں کا اب بازار جانا ایسے ہی معمول ہے جیسے لڑکوں یا مردوں کا بازار جانا۔ بازار اور راستوں میں بچیوں پر کیسے کیسے آوازے کسے جاتے ہیں، کتنی غلیظ اور ناپاک نظریں ان پر تیر برساتی ہیں؟ اس سے ہر مرد و عورت واقف ہے۔ اس کے باوجود بازار جانے کو عورت کی ضرورت سمجھا جا رہا ہے۔ یا اسفیٰ للعجب

تعلیم اور حفظِ حیا:

سابقہ معاشرت میں والدین بچیوں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے گھر سے باہر بھیجنا پسند نہیں کرتے تھے۔ انہیں گھروں میں ہی قرآن حکیم، اس کا ترجمہ یا لکھنا پڑھنا سکھا دیا جاتا تھا۔ بعض گھرانوں میں فارسی اور عربی کی ابتدائی کتب، ریاضی وغیرہ بھی بچیوں کو پڑھا دی جاتی۔ گھر کے مرد یا پڑھی لکھی خواتین کو یہ بخوبی احساس ہوتا تھا کہ بچی کو پڑھنا لکھنا سکھانا ان ہی کی ایک اہم ذمہ داری ہے۔ والدین بچیوں کو اسکول اور کالج کی مروجہ تعلیم نہیں دلاتے تھے کیونکہ اس کے لئے بچی کو گھر سے نکلنا پڑتا تھا۔ نیز غیر مردوں سے پڑھنے کا خدشہ بھی ہوتا تھا۔ نیز یہ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ استاد کس کردار کی حامل ہوں گی؟ لہٰذا اسکول کی ڈگری حاصل کرنے کے بجائے لڑکی کی تربیت اور قابلیت اور حیا کی حفاظت کو اوّلیت حاصل تھی۔ یہ عام خیال پایا جاتا تھا کہ اسکول اور کالج یا کسی مدرسے میں یا ہوسٹل میں رہ کر پڑھنا صرف لڑکوں کے لئے ہے۔ بچی کے لئے اس قسم کی تعلیم کا کوئی تصور بھی نہیں تھا۔

دورِ حاضر میں لڑکیوں کو لڑکوں سے بھی زیادہ تعلیم دلائی جا رہی ہے۔ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکول، کالج اور اکیڈمی میں نامحرم اساتذہ سے پڑھتی ہیں اور نامحرم لڑکوں کے درمیان دن کا زیادہ حصہ گزارتی ہیں۔ نتیجہ مغرب کی طرح گھروں سے بھاگنے، خود ہی کسی لڑکے سے نکاح رچا لینے، ماں باپ کے خلاف باغیانہ روش اور اسلامی تہذیب و تمدن سے نفرت اور بیزاری کی صورت سامنے آ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامِ ستر و حجاب کو جب پسِ پشت ڈالا جائے تو پھر اس کا انجام اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے؟

اسلام میں تعلیم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"طَلَبُ العِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ"۔ (مقدمہ ابن ماجہ)

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"۔

لیکن اس سے مراد دینی علم ہے نیز ایسا علم جو مسلمان کو مسلمان رہنے اور مسلمان بنانے میں معاون ثابت ہو، دینی علم کو حاصل کرنے میں مرد اور عورت کی کوئی تخصیص نہیں۔ لیکن اس علم کو حاصل کرنے میں بھی مردوں اور عورتوں کا یکجا بیٹھ کر علم حاصل کرنا پسند نہیں کیا گیا۔ چنانچہ خواتین نے رسول اللہ سے عرض کیا:

"غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ ،فَاجْعَلْ لَنَا يَوْماً مِنْ نَفْسِكَ،فَوَعَدَهُنَّ يَوْماً لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ: مَا مِنْكُنَّ اِمْرَأَةٌ يُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَاباً مِنَ النَّارِ،فَقَالَتْ اِمْرَأَةٌ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَاثْنَیْنِ،فَقَالَ وَاثْنَیْنِ"۔

(بخاری،کتاب العلم،باب ھل یجعل للنساء یوم علی حدۃ فی العلم)

"مرد آپ کے پاس آنے میں ہم پر غالب ہوئے،آپ اپنی طرف سے ہمارے لئے ایک (خاص) دن مقرر فرما دیجئے۔آپ نے ان سے ملنے کا وعدہ کیا۔آپ ﷺ نے ان کو نصیحت کی اور شرعی احکام بتائے،آپ ﷺ نے ان کو جو باتیں بتائیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے تو وہ آخرت میں اس کے لئے دوزخ سے آڑ بن جائیں گے، ایک عورت نے عرض کیا"اگر دو بھیجے ؟آپ ﷺ نے فرمایا اور دو بھی۔(دوزخ سے آڑ بن جائیں گے)

اسلام نے تو عبادات ہوں یا معاملات،گھر کی چار دیواری ہو یا بازار اور رستے،کہیں بھی مخلوط معاشرے کو پسند نہیں کیا بلکہ سختی سے مردوں اور عورتوں کو جدا جدا رہنے کی تاکید ہے۔

دورِ حاضر میں لڑکیوں کو جو دنیوی تعلیم دلائی جارہی ہے وہ ان کی نہ تو مجبوری ہے نہ ضروری۔اس کے باوجود اس کے لئے ستر وحجاب اور حیا کی دیواریں توڑی جارہی ہیں۔

حیا اور کڑھائی سلائی وغیرہ:

سابقہ معاشرت میں کھانے پکانے اور سلائی کڑھائی کا کام عورتیں اپنی بچیوں کو گھروں ہی میں سکھایا کرتی تھیں۔تب ان کاموں کو این جی اوز، گورنمنٹ یا رفاہی اداروں نے ایک پیشے کی حیثیت سے متعارف نہیں کرایا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، بلکہ یہ ہر عورت کی قابلیت کا ایک حصہ شمار ہوتا تھا۔

دورِ حاضر کے ابلیسی ذہن نے ان کاموں کو ایک آرٹ اور ہنر کے طور پر متعارف کروایا ہے۔ نتیجہ یہ کہ بہ ظاہر قوم کی بچیوں کا مستقبل سنوارنے اور بے سہارا خواتین کو ہنر سکھانے کے نام پر جگہ جگہ ٹریننگ سنٹر کھلے ہوئے ہیں۔ جہاں ہنر سیکھنے کے ساتھ ساتھ ان اداروں کے مالکان لڑکیوں کو اور بھی بہت کچھ سکھلاتے ہیں، ایسا بہت کچھ جوان کی حیا اور اسلامی تشخص کے لئے زہرِ قاتل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ان اداروں میں انہیں مادر پدر آزادی اور حقوق کا ایسا شعور دیا جاتا ہے کہ وہ والدین، خاندان اور اخلاقی اقدار ہی سے فرار حاصل کر لیتی ہیں۔

حفظ حیا اور لباس:

سابقہ معاشرت میں مائیں اپنی بیٹیوں کا لباس بناتے وقت یہ خیال رکھتی تھیں کہ نہ تو شوخ اور بھڑکیلا ہو، نہ کڑھائی اور گوٹے کناری والا۔ تقریبات پر بھی یہ خیال رکھا جاتا تھا کہ کنواری لڑکیاں جاذبِ نظر لباس نہ پہنیں۔ معاشرے میں یہ تصور پایا جاتا تھا کہ بھڑکیلے، چمکیلے، گوٹے طلّے اور کڑھائی والے لباس صرف شادی شدہ عورت کے لئے ہیں۔ یہ تفاوت اتنا عام اور جانا پہچانا تھا کہ لڑکیوں کا لباس دیکھ کر ہی عورتیں سمجھ جاتی تھیں کہ فلاں شادی شدہ ہے اور فلاں کنواری۔ پیلا، لال اور گلابی رنگ دلہنوں یا شادی شدہ عورتوں کے مخصوص تھا۔

ہماری بزرگ خواتین یہ خوب جانتی تھیں کہ کسی عورت کا بھڑکیلے اور خوب

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت کپڑے پہننا پہننے والی کے دل میں یہ خواہش ابھارتا ہے کہ کوئی اس لباس پر تعریفی نظر ڈالے اور پھر پہننے والی کو بھی دادِ حسن یا دادِ انتخاب دے۔

اب کنواری لڑکیوں کے لباس میں شوخی، جاذبیت، سلائی کڑھائی اور پرنٹ میں انفرادیت اور خوبصورتی کا رواج شادی شدہ عورتوں کی نسبت زیادہ ہے۔ جس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ شادی شدہ خواتین گھریلو مصروفیات یا معاشی مشکلات کی وجہ سے اس کی متحمل نہیں ہوسکتیں جب کہ کنواری لڑکیوں کے پاس وقت بھی ہوتا ہے، شوقین مزاجی بھی اور والدین بھی ان کی خواہشات کو پورا کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ تمام والدین اس حقیقت سے واقف ہیں کہ لڑکیوں کی ایسی خواہشات پوری کرنا جن سے ان کی حیا کو ٹھیس پہنچے خود والدین کے حق میں ہلاکت خیز ثابت ہوتا ہے۔

کنواری لڑکیوں کے ذہن میں خود مائیں اور معاشرہ بھی یہ بات بٹھا دیتا ہے کہ اگر وہ خوش شکل اور خوش پوش نہیں ہوں گی تو انہیں کوئی لڑکا پسند نہیں کرے گا لہٰذا انہیں بننے سنورنے کے تمام گر سکھائے اور بتائے جاتے ہیں۔ حالانکہ نکاح سے پہلے دوسروں کی نظروں میں خوب صورت لگنے والے بناؤ سنگھار اختیار کرنا تحفظِ عصمت وحیا کے حوالے سے خطرناک رجحان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا،

”صِنْفَانِ مِنْ اَھْلِ النَّارِ لَمْ اَرَھُمَا قَوْمٌ مَعَھُمْ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رِیْحَهَا وَاِنَّ رِیْحَهَا لَیُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ کَذَا وَکَذَا"۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات العاریات المائلات الممیلات)

"دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا، ایک تو وہ لوگ جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے ہوں گے جن سے لوگوں کو ماریں گے، دوسرے وہ عورتیں ہوں گی جو لباس تو پہنتی ہوں گی مگر ننگی ہوں گی (غیر مردوں کو) اپنی طرف مائل کرنے والیاں اور خود (غیر مردوں کی طرف) مائل ہونے والیاں، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف کو جھکے ہوئے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ اس کی خوشبو اتنی دور سے آتی ہوگی"۔

اس حدیث میں مـائـلات غیر مردوں کی طرف مائل ہونے والیاں اور مـمیلات غیر مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والیاں سے مراد یہ ہے کہ ایسے بناؤ سنگھار کریں گی اور ایسے کپڑے پہنیں گی نیز ایسے ناز و انداز اختیار کریں گی جن کی وجہ سے مردان کی طرف رغبت کریں گے۔

لڑکیوں کو قبل از نکاح لباس، میک اپ، جیولری، میچنگ کی مختلف مصنوعات بنانے والوں، تشہیر کرنے والوں، فلم ڈرامہ کو پیش کرنے والوں اور رفاہی اداروں کے کرتا دھرتا لوگوں نے چاٹ تو لگائی ہی ہے والدین نے بھی اس طوفانِ بدتمیزی کو ہنسی خوشی قبول لیا ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ لڑکیاں خوب صورت نظر نہیں آئیں گی تو رشتہ نہیں ہوگا، معاشرے نے یہ تجربہ کر کے بھی دیکھ لیا ہے، لڑکیوں کے رشتے پھر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دیر ہی سے ہو رہے ہیں جس کی دیگر بہت سی وجوہات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کنواری لڑکیوں کا فطری حسن میک اپ کے اوپر بنائے گئے رنگ و روغن نے ہڑپ کر لیا ہے۔ نیز ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کے احکامات سے روگردانی کر کے اپنا مقصد کبھی حاصل نہیں کر سکتا۔ اصل بات یہ ہے کہ رشتہ جب اور جہاں لکھا ہے، ہو کے رہتا ہے، لہٰذا ان بے حیا، دین بیزار اور شیطانی طریقوں کے چنگل سے خود کو آزاد رکھ کر ربِّ کریم کی اطاعت اور مہربانی کے دامانِ پناہ میں آ جانا ہی سب سے بہتر روّیہ ہے۔

سابقہ معاشرت میں لڑکیوں کے نئے نئے کپڑے پہننے کے شوق کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاتی تھی صرف عیدالفطر پر نئے کپڑے بنائے جاتے، وہی عید الاضحیٰ پر پہنے جاتے تھے، کبھی واقعی ضرورت ہوتی تو نئے کپڑے بنائے جاتے۔ کپڑے پرانے ہو جاتے تو یا رنگ خراب ہو جاتا تو بھی ان کے پہننے میں کوئی عار نہیں سمجھی جاتی تھی۔ پرانے کپڑوں کو پیوند لگا کر پہنا جاتا۔ اگر کبھی کنواری لڑکیاں نئے کپڑے پہنتیں تو انہیں باپ اور بھائیوں کے سامنے ان نئے کپڑے کے ساتھ آتے ہوئے شرم آتی تھی۔

اب باپ اور بھائی خود مشورہ دیتے ہیں کہ فلاں سوٹ کے ساتھ فلاں جیولری پہنو، فلاں جوتا اور فلاں انداز کا میک اپ کرو۔ دنیا بھر کے رسائل، اشتہارات اور فلمیں وغیرہ بچوں، لڑکیوں، جوانوں اور بوڑھوں کو یہ ترغیب دینے میں مشغول ہیں کہ وہ کس قسم کے لباس، کسی قسم کا میک اپ، کس قسم کے زیور اور کس قسم کی حرکات سکنات اور گفتگو سے اپنی شخصیت کو پرکشش بنا سکتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسروں سے نمایاں نظر آسکتے ہیں اور کیسے وہ لوگوں سے اپنے حسنِ انتخاب لباس یا انتخابِ زیور اور میک اپ وغیرہ پر دوسروں سے داد وصول کر سکتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ الشُّهْرَةِ أَلْبَسَهُ اللّٰهُ ثَوْبَ مُذِلَّةٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ أُلْهِبَ فِيْ النَّارِ"۔ (مشکوٰۃ، کتاب اللباس)

"جس نے دنیا میں شہرت کا لباس پہنا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا پھر اس میں آگ کا شعلہ بھڑکا دے گا"۔

رسول اللہ ﷺ کی نگاہِ مبارکہ میں شہرت طلبی اور نام و نمود کتنے بڑے گناہ تھے، اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے پناہ مانگی ہے، فرمایا:

"اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ ،وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَا"۔ (مستدرک حاکم، بیہقی، الصحیح الجامع بحوالہ ذکرِ الٰہی از منیر قمر سیالکوٹی)

"میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر، کفر، فسوق (گناہ) نافرمانی، نفاق، شہرت اور نمود و نمائش سے"۔

سابقہ معاشرت میں گھروں میں لڑکیاں ہر وقت موٹا دوپٹہ اوڑھے رہتی تھیں اگر کبھی سر سے چادر یا دوپٹہ کھسک جاتا تو ماؤں یا دادیوں، نانیوں کے ایک نظر دیکھ لینے سے ہی لڑکیاں سمجھ جاتیں اور دوپٹہ سر پر لے لیتیں۔ اگر دوپٹہ اترا ہوتا تو دادی، نانی، امی یا کسی بزرگ خاتون کے سامنے آنے کا پتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلتے ہی بڑے سلیقے سے دوپٹے سروں پر آجاتے۔ گھر کے کسی محرم مرد، باپ، دادا یا چچا ماموں کے سامنے تو دوپٹہ اتارنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

ہماری بزرگ خواتین یہ جانتی تھیں کہ دوپٹہ عورت کے بدن کے نشیب و فراز کو دوسروں کی نظروں سے چھپانے کا واحد ذریعہ ہے۔ اگر لڑکیوں کو کبھی کبھی دوپٹہ اتارنے کی عادت پڑ جائے تو پھر آہستہ آہستہ یہ ترک بھی ہوسکتا ہے۔ نیز مردوں کے اچانک سامنے آجانے پر دوپٹہ اوڑھنے کی عادت کم ہونے سے بے پردگی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

قرآن حکیم میں دوپٹے کے بارے میں ارشاد ہے:

﴿وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ﴾ (النور:۳۱)

"اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیاں ضرور اوڑھے رہا کریں"۔

لیکن دورِ حاضر میں دوپٹہ سروں سے گھر کی چاردیواری سے باہر بھی کھسک چکا ہے۔ اب یا تو وہ گلے میں ہوتا ہے یا کندھے پر لٹکا ہوا، جب کہ گھروں میں لڑکیاں دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھ دیتی ہیں اور گھر میں باپ، بھائی اور کزن وغیرہ کے سامنے بلا جھجک بغیر دوپٹے کے آتی ہیں۔ بلکہ گھر میں آنے والے مہمانوں اور دروازے پر آنے والے اجنبی مردوں سے بھی بغیر دوپٹے کے دروازہ کھول کر سامنے کھڑے ہو کر بات کرنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتیں۔

اندرونی کپڑے اور حیا:

تب عورت کے اندرونی کپڑوں کا نام عورتوں کے سامنے بھی لینے سے گریز کیا جاتا تھا۔ عورتیں انہیں خود ہی راز داری سے سی لیتیں یا دوسری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں سے سلوا کر استعمال کرتی تھیں۔ آج عورت کے ننگے جسم پر کپڑے پہنا کر اسے اشتہارات میں سرِ عام دکھایا جاتا ہے۔ ریڑھیوں، بازاروں اور دکانوں میں یہ کپڑے یوں رکھے ہوتے ہیں جیسے بچوں کے کھلونے۔

عورتوں کے کپڑے دھونے کے بعد خواتین ایسی جگہ پر پھیلاتی تھیں جہاں غیر مردوں کی نظر نہ پڑے۔ وہ خواتینؒ یہ خوب جانتی تھیں کہ اکثر مرد خواتین کے کپڑوں کو دیکھ کر ان کے پہننے والی کا تصور دل میں قائم کرنے اور پھر خیالوں ہی خیالوں میں یا حقیقتاً بہت سے اگلے مراحل کے بارے سوچتے ہیں اور قدم اٹھانے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔

حفظ حیا اور تقریبات:

ہماری سابقہ معاشرت میں عموماً مائیں ہی شرکت کرتی تھیں، شریف گھرانے اپنی جوان بیٹیوں کو کسی خاندانی تقریب پر بھی لے جانا پسند نہیں کرتے تھے۔ کیونکہ ان مواقع پر مردوں کی تانک جھانک اور بے پردگی کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ وہ یہ جانتی تھیں کہ ایسی تقریبات میں شرکت صرف بڑوں کا کام ہے۔ چھوٹے یا غیر شادی شدہ بچے بچیوں پر ابھی اس قسم کے حقوق ادا کرنے کا اطلاق نہیں ہوتا لہٰذا انہیں تقریبات میں لے جانا غیر ضروری ہے۔

اب تقریب خاندان کے کسی گھر میں ہو یا پڑوس میں یا کسی دوست اور سہیلی کے گھر میں...... ملکی تقریب ہو یا سماجی، اسلامی تقریب ہو یا غیر مسلموں کی ہر تقریب کی جان اور آن بان نوجوان لڑکے لڑکیاں ہوتے ہیں جو ایسا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس، ایسی وضع قطع اور اس انداز سے چہک چہک کر بھاگے پھرتے ہیں جیسے ان کے بغیر یہ تقریب ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ نیز ان تقریبات کے بہانے نوجوان لڑکے لڑکیوں کا ٹکراوَ، آمنا سامنا، بات چیت، اشارے کنائے، مسکراہٹوں کے تبادلے کون کون سے طوفان اٹھاتے ہیں اور حیا کو پامال کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ اس سے سبھی واقف ہیں۔

اسلام میں صرف دو ہی مذہبی تقریبات ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ (دیکھئے صحیح مسلم عن انس بن مالک) جب کہ اب ہر ہفتے کوئی نہ کوئی نئی تقریب اس لئے منائی جاتی ہے تاکہ نوجوان نسل گھٹن سے نکلے اور اسے تفریح کا موقع ملے اور تفریح کا مفہوم ہمارا معاشرہ خوب جانتا ہے۔ سالگرہ، مایوں، مہندی، ویلنٹائن ڈے، بسنت شادی شدہ جوڑوں کی دعوت، جشنِ آزادی، برسی، قل، تیسواں، چالیسواں، عقیقہ، بچے کی پیدائش، نیا مکان یا دکان لینے پر تقریب، بچوں کے پاس ہونے پر تقریب، نیو ائیر نائٹ، اسکولوں اور کالجوں میں مینا بازار، کلر ڈے، غرض سینکڑوں قسم کی تقریبات صرف اس لئے گھڑ لی گئی ہیں یا منائی جاتی ہیں کہ اس طرح ہلّہ گُلّہ کرنے، کھانے پینے اور کپڑے اور لباس پہن کر شیخیاں بگھارنے کا موقع ملتا ہے۔ اسلام ایسی تفریحات کا سرے سے قائل ہی نہیں، ضروری تقریبات میں بھی مخلوط دعوتوں اور بن ٹھن کر آنے کا کوئی تصور ہی نہیں۔

میک اپ اور کنواری لڑکیاں:

سابقہ معاشرت میں کنواری لڑکیاں میک اپ نہیں کر سکتی تھیں۔ صرف

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادی شدہ عورت ہی اپنے حسن میں اضافہ کرنے کا حق رکھتی تھی۔ کنواری لڑکیاں زیادہ سے زیادہ سرمہ لگاتیں اور سادہ انداز میں عام ڈھلے ہوئے کپڑے پہنتیں اور سادہ انداز میں بال بنا لیتیں۔ بار بار کنگھی کرنے اور نئے نئے ہیئر اسٹائل بنانے کا کوئی تصور نہیں تھا۔ شاید انہیں معلوم تھا کہ

"نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا"۔

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الترجل)

"رسول اللہ ﷺ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع کیا ہاں ناغہ کر کے کنگھی کی جائے"۔

معلوم ہوا کہ کنگھی ہی نہیں دیگر تمام بننے سنورنے کے طریقوں میں اسلام یہ پسند کرتا ہے کہ معمولی طرز ہی اختیار کیا جائے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ انسان دنیا میں بننے سنورنے نہیں آیا بلکہ وہ اللہ کی عبادت اور اطاعت کے لئے آیا ہے۔ اس کا ایک ایک منٹ قیمتی ہے۔ اصل حسن تو نیکی کا حسن ہے جو کبھی ماند نہیں پڑتا اور آخرت میں بھی ان شاء اللہ تر و تازہ رہے گا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ، اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ﴾ (القیمۃ: ۲۲۔۲۳)

"اس دن بہت سے چہرے تر و تازہ ہوں گے اور اپنے رب کا دیدار کرتے ہوں گے"۔

تب لڑکیوں کا سر کے بال کھلے رکھنا معیوب سمجھا جاتا تھا۔ کنواری لڑکیوں کے بال اس طرح بنائے جاتے کہ کئی کئی دن تک ایک بال بھی باہر نہیں نکلتا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔اس وقت کی ماؤں کو یہ معلوم تھا کہ عورت کے بال اس کا حسن ہیں اور مرد کی کمزوری۔ جب یہ بال چھپانے کی بجائے دکھانے کے طریقے اختیار کیئے جائیں تو بہت سے مفاسد جنم لیتے ہیں۔اب لڑکیاں بالوں کو مختلف انداز سے بناتی اور دکھانے کا اہتمام بھی کرتی ہیں۔یہاں تک کہ نامحرم مردوں کے سامنے سڑکوں یا بازاروں ،دفاتر اور تعلیمی اداروں میں بھی شانوں پر لہراتے ہوئے بال نظر آتے ہیں۔

سابقہ روایات میں کنواری لڑکیاں میک اپ نہیں کر سکتی تھیں،صرف شادی شدہ عورت ہی اپنے حسن میں اضافہ کرنے کی حق دار سمجھی جاتی تھی۔کنواری لڑکیاں سرمہ لگا لیتیں اور کنگھی سادہ انداز میں کر لیتی ،کنواری لڑکیوں کے لئے یہ بھی گوارا نہیں کیا جاتا تھا کہ وہ ایسے دنداسے سے دانت صاف کریں جو ان کے ہونٹوں اور مسوڑھوں کو رنگین کر دے۔وہ کوئلے،نمک،کسی گھریلو منجن یا مسواک سے دانت صاف کیا کرتی تھیں۔عید یا شادی وغیرہ پر بھی لڑکیوں کا بناؤ سنگھار صرف چوڑیوں اور مہندی تک ہی محدود ہوتا تھا۔وہ سادہ انداز میں ہاتھوں کو مہندی سے رنگ لیتیں،نقش ونگار بنانے کا رواج نہیں تھا۔جب کہ دورِ حاضر میں مہندی ایک اہم سنگھار کی حیثیت اختیار کر چکی ہے۔گلیوں اور بازاروں میں مہندی کے نقش ونگار بنانے والے باقاعدہ مرد موجود ہیں۔مہندی صرف ہاتھوں پر ہی نہیں کلائیوں،پنڈلیوں،پیروں کے اوپر،گردن اور کندھوں پر لگانے کا رواج بھی دورِ حاضر کی ایجاد ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابقہ معاشرت میں لڑکیاں چوڑیاں پہن لیتیں یا مہندی سے ہاتھ رنگ لیتیں تو یہ کوشش کرتی تھیں کہ ان کے باپ اور بھائیوں کی بھی نظر نہ پڑے۔اب لڑکیاں یہ سب کچھ بالارادہ دکھاتی پھرتی ہیں جب کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو تاکید کی ہے:

﴿وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ (الاحزاب،۳۳)

”اور پہلے جاہلیت کے دنوں کی طرح اظہارِ زینت نہ کرتی پھرو اور نماز قائم کرتی رہو اور زکوٰۃ ادا کرتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتی رہو“۔

اسلام اس بات کا حامی ہے کہ شادی شدہ عورت ہی بیرونی اشیاء کو زینت کے لئے استعمال کرے،کنواری لڑکیوں کے لئے احادیث میں کوئی ایسا اشارہ نہیں ملتا۔شادی شدہ عورت کے لئے بناؤ سنگھار عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں علامتِ امتیاز تھی۔چنانچہ ایک بار ابو درداء رضی اللہ عنہ اپنے مواخاتی بھائی سلمان رضی اللہ عنہ کے ہاں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ امّ درداء رضی اللہ عنہا نے میلے کپڑے پہن رکھے ہیں،انہوں نے پوچھا ”یہ تمہارا کیا حال ہے“؟ امِ درداء نے جواب دیا! تمہارے بھائی ابو درداء رضی اللہ عنہ کو دنیا سے کوئی حاجت نہیں ۔اتنے میں ابو درداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔انہوں نے سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا کھاؤ،ابو درداء رضی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنہ نے کہا: میرا تو روزہ ہے۔ سلمان نے کہا "میں تب کھانا کھاؤں گا جب تم بھی میرے ساتھ کھاؤ گے"۔ چنانچہ ابودرداء رضی اللہ عنہ نے (نفلی) روزہ توڑ کر ساتھ کھانا کھایا۔ جب رات ہوئی تو وہ نوافل پڑھنے لگے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا "ابھی سو جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد ابودرداء اٹھ کر نوافل پڑھنے لگے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سو جاؤ۔ رات کا آخری پہر ہوا تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا "اب اٹھ کر قیام کرو" چنانچہ دونوں نے اکٹھے نفل پڑھے۔ پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ابودرداء رضی اللہ عنہ سے کہا "بے شک تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے، تمہارے گھر والوں کا بھی تم پر حق ہے لہٰذا سب کو ان کا حق دو" پھر ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سلمان نے سچ کہا"۔ (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب من اقسم لاخیہ لیفطر فی التطوع، ح ۱۹۶۸)

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ شوہر کی موجودگی اور ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عورت کو بناؤ سنگھار کرنا چاہیے (ایسا بناؤ سنگھار جس کا جواز احادیث سے ملتا ہے، ممنوع بناؤ سنگھار چاہے شوہر چاہتا بھی ہو نہیں کرنا چاہیے ورنہ عورت گنہ گار ہو گی)

(یاد رہے کہ سلمان اور ابودرداء رضی اللہ عنہما کا یہ واقعہ آغازِ ہجرت سے تعلق رکھتا ہے جب پردہ فرض نہیں ہوا تھا۔ جب پردہ فرض ہو گیا تو عو ت کا نامحرم مرد کے سامنے بے حجاب آنا ممنوع ہو گیا تھا)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا شوہر کی موجودگی اور ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عورت کو بناؤ سنگھار کرنا چاہئے یہ اس کے شوہر کا حق ہے تاکہ وہ اس سے رغبت اور میلان رکھے۔ چونکہ کنواری لڑکی کا ایسا کوئی معاملہ نہیں ہوتا، اس لئے کنواری لڑکیاں شادی شدہ عورتوں والے بناؤ سنگھار سے گریز کیا کرتی تھیں۔

دورِ حاضر میں کنواری لڑکیوں کے میک اپ کا یہ حال ہے کہ کسی شادی کی تقریب میں ایک کی بجائے سبھی دلہنیں بنی ہوتی ہیں کیا کنواری کیا شادی شدہ؟ ہر لڑکی اپنے لباس، اپنے ہیئر اسٹائل اور اپنی جیولری وغیرہ کی تعریف سننے کی متمنی ہوتی ہے۔ جیسے یہ شادی کی تقریب نہیں بلکہ مقابلہِ حسن ہو۔

زیور اور کنواری لڑکیاں:

سابقہ معاشرت میں کنواری لڑکیاں چاندی یا سونے کے ہلکے ہلکے زیورات پہنتی تھیں مثلاً بالیاں، لاکٹ، کانچ کی چوڑیاں اور ناک میں کوکا...... اکثر لڑکیاں تو کانچ کی چوڑیاں پہننے پر ہی اکتفاء کرتیں...... نیز یہ ہمیشہ ایک ہی رہتے۔ بار بار موقع یا لباس کی مناسبت سے بدلنے کا رجحان کنواری کیا! شادی شدہ عورتوں میں بھی نہیں تھا۔ البتہ شادی کے بعد لڑکیاں ہر قسم کا زیور پہن سکتی تھیں۔ کسی لڑکی کا زیور دیکھ کر اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ شادی شدہ ہے۔

سابقہ معاشرت میں لڑکیاں چوڑیاں پہنتی تھیں لیکن خواتین کے ہاتھوں سے جو گھروں میں چوڑیوں کے ٹوکرے اٹھائے کسی عید یا اہم موقع پر آیا کرتی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں......اب بازاروں میں چوڑی محل اور چوڑی ہاؤس موجود ہیں۔عید پر نوجوان لڑکے چوڑیاں صرف اس لئے لے کر بیٹھتے ہیں کہ وہ نوجوان لڑکیوں کی باہوں اور ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں پکڑنے،ان سے بات چیت کرنے اور قریب سے دیکھنے کی خواہش کو پورا کر سکیں۔

گانا،گنگنانا اور کنواری لڑکیاں:

لڑکیوں کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کو وہ ماں یا بزرگ خواتین کو موجودگی میں کوئی شعر یا گیت گنگنائیں۔اسے بے ادبی اور بے حیائی پر محمول کیا جاتا تھا۔بزرگوں کو یہ علم تھا کو گنگنانے کی عادت پڑ جانے کے بعد نرم اور سریلی آواز کسی نامحرم کے کان میں بھی پڑ سکتی ہے۔نیز یہ گانا ڈومینوں کا کام ہوتا تھا۔شریف زادیوں کی حیثیت،مقام اور وقار ایسے گھٹیا افعال سے بہت بلند ہوتا تھا۔

یہی وہ گانا بجانا اور بے حیائی ہے جس کے عام ہونے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ قَذْفٌ وَمَسْخٌ وَخَسْفٌ قِیْلَ :یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ !وَمَتٰی ذَاکَ ؟قَالَ :اِذَا ظَھَرَتِ الْمَعَازِفُ وَکَثُرَتِ الْقِیْعَانُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ"۔(سنن ترمذی،کتاب الفتن،باب ماجاء فی علامۃ حلول المسخ والقذف)

"میری امت میں پتھروں کی بارش ،صورتیں مسخ ہونے اور زمین میں دھنسنے کے واقعات رونما ہوں گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا،یا رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا کب ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب باجوں اور گانے والی عورتوں کا رواج عام ہو جائے گا اور کثرت سے شراب پی جائے گی"۔

دورِ حاضر میں تقریباً ہر لڑکی گنگنانے کی عادی ہے اور اسے معیوب بھی نہیں سمجھا جاتا بلکہ روشن خیال، ماڈرن گھرانوں میں لڑکیاں شادیوں پر، تقریبات میں، یا کسی وقت گانے کے موڈ میں آکر لڈی اور بھنگڑا ڈال کر...... یا فلمی انداز میں ڈانس کر کے اپنا شوق پورا کرتی ہیں۔ جسے باپ، بھائی اور نامحرم مرد بھی شوق سے دیکھتے ہیں۔

سابقہ معاشرت میں ٹی وی، کیبل، ڈش انٹرنیٹ کی لعنت کا وجود ہی نہیں تھا۔ سب سے پہلے گراموفون ایجاد ہوا اور اس کے بعد ریڈیو، شروع شروع میں یہ صرف مردوں کی محفل میں سنے جاتے تھے۔ شریف گھرانوں میں ان کا سننا صرف مردوں کا حق سمجھا جاتا تھا۔ کنواری لڑکیوں کی یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کو وہ از خود انہیں آن (On) کر کے کچھ سنیں۔ چاہے وہ تلاوت ہی ہوتی۔

گویا ہمارے قدامت پسند معاشرے کو یہ بات اچھی طرح معلوم تھی کہ لڑکیوں کو اس طرح کے کاموں میں آزادی دینے سے لڑکی شرم وحیا سے بھی آزاد ہو جائے گی۔ چنانچہ اس کا نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ اب حالت یہ ہے کہ باپ اور بھائی فلم کی کیسٹس لاتے اور بہنوں بیٹیوں کے ساتھ بیٹھ کر غلیظ اور بے حیائی کے مناظر دیکھتے اور ان کے کرداروں پر باہم تبصرے کرتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالے، اخبارات اور حفظ حیا:

تب مرد حضرات گھروں میں کوئی ایسی کتاب یا رسالہ نہیں لاتے تھے اور نہ ہی خود لانے کی غلطی کرتے تھے جس میں کوئی عشقیہ داستان ہوتی یا جس میں کوئی تصویر ہوتی۔ انہیں معلوم تھا کو عشقیہ داستانیں اور ناول نوجوان نسل کا اخلاق تباہ کرنے کا مؤثر ذریعہ ہیں، نیز ایسی کہانیاں یا اشعار پڑھنے سے پڑھنے والے کی فطری جھجک ختم ہو جاتی ہے۔ وہ عشق عاشقی کے مرحلوں اور طریقوں کو جان جاتا ہے۔ پھر اس کا جی چاہتا ہے کہ وہ خود بھی اس قسم کا گندہ اور گھناؤنا کردار ادا کرے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کا اچھی طرح پاس تھا جسے ابوھریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے:

"لَأَنْ يَمْتَلِىَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيهِ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِىَ شِعْرًا"۔ (صحیح مسلم، کتاب الشعر، ح۱۱۸۹)

"اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھری ہو جس سے پیٹ سڑ جائے تو پیٹ میں (گندے) شعر بھرنے سے زیادہ بہتر ہے"۔

تب بعض گھروں کے مرد ایسے رسالے پڑھتے بھی تھے (گو ان کے لئے پڑھنا بھی جائز نہیں ہے) تو گھر کی عورتوں سے چھپا کرتا کہ عورتوں میں اس قسم کی حیا سوز تحریریں پڑھنے کی تحریص پیدا نہ ہو۔ مردوں کے خیال میں بے حیائی کا یہ ایک ایسا دروازہ تھا، جس کا کھلنا بہت سی بے حیائیوں کو گھر میں گھسنے کی اجازت دینے کے مترادف تھا، اس خیال کو آج کے حالات نے سوفی صد

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ ثابت کر دکھایا ہے۔ بالفرض کسی لڑکی کے ہاتھ ایسی کوئی تحریر لگ بھی جاتی تو وہ موقع تلاش کرتی رہتی کہ وہ کہاں بیٹھ کر پڑھے۔ اسے خوب معلوم ہوتا تھا کہ ایسی کہانیاں پڑھنا گناہ کا کام ہے اور گھر والوں کی نظروں میں قابلِ تعزیر جرم۔

جب انسان سرِ عام کوئی گناہ کرنے سے ڈرے یا اس بات سے خائف ہو کہ کسی کو اس کی خبر نہ ہو جائے تو یہی چیز گناہ ہے۔ جس کے بارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ"۔

(مسلم، کتاب البر والصلہ، ح ۲۵۵۳، ریاض الصالحین، باب الورع وترک الشبھات)

"نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے"۔

دورِ حاضر میں اس قسم کا لٹریچر نصاب میں پڑھایا جاتا ہے اور استاد خود طلبہ کو ہر چیز کی تشریح کر کے بتاتے ہیں، جس کی وجہ سے استاد اور شاگرد کے رشتے کا تقدس مٹ کر غلیظ قسم کے تعلقات میں ڈھل چکا ہے۔

بے حیا اور انجان عورتوں سے حجاب:

ہماری بزرگ خواتین کو یہ بھی معلوم تھا کہ اسلام یہ پسند نہیں کرتا کہ کسی عورت کے نسوانی اعضاء پر کسی عورت کی بھی نظر پڑے کیونکہ بعض عورتیں غیر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاط زبان استعمال کر کے غیر مردوں کے سامنے بھی عورت یا لڑکی کی خوب صورتی اور جوانی کا تذکرہ کر دیا کرتی ہیں۔ اسی وجہ سے ربِّ کریم نے مسلمان خواتین کو صرف ان خواتین کے سامنے زینت ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے جو باحیا اور باایمان ہوں۔ جن عورتوں میں اسلام کی مطلوبہ حیا اور ایمان نہ ہو ان کے سامنے اظہارِ زینت کرنا بہت سے فتنوں کو جنم دیتا ہے۔

(دیکھئے سورۃ النور: ۳۱)

گھروں میں اگر کوئی ایسی عورت آجاتی جو نئے کپڑے پہننے کی اور بننے سنورنے کی شوقین ہوتی، مختلف انداز کے بالوں اور ناخنوں وغیرہ کے فیشن بنانے کی رسیا ہوتی تو کنواری لڑکیوں کو ایسی عورتوں کے سامنے نہیں آنے دیا جاتا تھا۔ ہمارے بزرگوں کو یہ معلوم تھا کہ مشتبہ چال چلن اور فیشن کی دلدادہ خواتین جوان بچیوں کو بھی فیشن کی ترغیب دے کر بے راہروی کے پھندے میں گرفتار کرتی ہیں۔

دورِ حاضر میں ہر قسم کی لڑکیوں سے عورتوں کا میل جول ہوتا ہے۔ سکول، کالج اور تفریح کے مقامات پر جہاں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں وہاں لڑکیوں کا مشتبہ چال چلن والی عورتوں سے ہی سابقہ پڑتا ہے بلکہ اس قسم کے مردوں سے بھی ان کا آمنا سامنا اور گفتگو رہتی ہے لیکن والدین کی غیرت انہیں اپنی بچی کو روک لینے کے لئے نہیں اکساتی۔

سہیلیاں اور حفظ حیا:

تب مائیں یہ خیال رکھتی تھیں کہ ان کی بیٹی کی دوستی کسی ایسی لڑکی سے نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پائے جو بننے سنورنے اور نئے نئے کپڑے پہننے کی شوقین ہو، یا فلمی اور افسانوی لوگوں میں دل چسپی لیتی ہو۔ گفتگو میں بے باک اور چالاک ہو، گھر سے باہر کثرت سے جاتی ہو۔ انہیں معلوم تھا کہ دوست اپنے دوستوں پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے دوستی کی مثال کو اس طرح سمجھایا ہے:

"اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ وَجَلِيسِ السُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ يُحْذِيَكَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحَةً طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ اِمَّا اَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا مُنْتِنَةً"۔ (صحیح بخاری، کتاب الذبائح، باب المسک، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ الصالحین)

"نیک ساتھی کی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہے جیسے کستوری اٹھانے والا اور آگ کی بھٹی دھونکنے والا، پس کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے (کستوری) عطیہ دے گا یا تو خود اس سے خرید لے گا (یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تب بھی) یا یہ کہ تو اس سے پاکیزہ خوشبو پا لے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا پھر تو اس سے بدبودار بو پائے گا"۔

لڑکیاں بھی صرف انہی لڑکیوں کو سہیلی بناتی تھیں جو سلیقہ مند اور باحیا ہوتی تھیں۔ دورِ حاضر میں ماں باپ کی اکثریت خود ان لوگوں کو پسند کرتی ہے جو اسلامی اقدار سے بے گانہ اور مغرب کی پلید تہذیب کے اسیر ہو چکے ہیں، لہٰذا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بچیوں کے لئے بھی ایسی ہی سہیلیاں پسند کرتے ہیں۔

تب دو سہیلیوں میں سے جب ایک کی شادی ہو جاتی تو غیر شادی شدہ سہیلی خود ہی شادی شدہ لڑکی سے دوستی کم کر لیتی۔ شادی شدہ لڑکی کو ماں کی طرف سے یہ تربیت دی جاتی تھی کہ وہ شادی کے بعد اپنی کنواری سہیلی کو اپنے خاوند سے متعلق کوئی بات نہ بتائے۔ مائیں یہ کوشش کرتی تھیں کہ شادی شدہ اور کنواری سہیلی کے درمیان میل جول کم ہو جائے۔ وہ اس بات کو جانتی تھیں کہ شادی شدہ لڑکی کے لباس، زیور اور طور طریقے دیکھ کر کنواری کے دل میں بھی اسی قسم کی امنگیں بیدار ہوں گی۔ جب کہ آج کل سہیلیاں خود اپنی سہیلیوں کا تعارف اپنے باپوں، بھائیوں، کزنوں اور منگیتروں سے خود کرواتی ہیں، بعض گھروں میں تو باہم ہاتھ تک ملائے جاتے ہیں، مل کر گپ شپ کی جاتی ہے، دعوتوں کا دور چلتا ہے اور گروپ فوٹو اتروائے جاتے ہیں۔

جب کنواری لڑکیاں آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر بال بنانے لگتیں، کپڑے پہن کر اپنا سراپا دیکھنے کی کوشش کرنے لگتیں تو مائیں ٹھٹک جاتیں اور سمجھ جاتیں کہ اب ان کی بیٹی جوان ہو گئی ہے اور اس کے اندر وہ خواہش بیدار ہونے لگی ہے جو فطری طور پر جوان ہونے پر پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس کے نکاح کی فکر میں لگ جاتیں۔ گویا خاموش زبان ہی سے دونوں طرف سے اظہار اور تکمیل کا عمل مکمل ہو جاتا۔ کتنی بڑی نفسیات دان تھیں اس دور کی مائیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتے کی تلاش اور حفظِ حیا:

تب لڑکیوں کی شادی کا تذکرہ اُن کے سامنے نہیں کیا جاتا تھا بلکہ خاموشی سے کوئی لڑکا دیکھ لیا جاتا، لڑکی دیکھنے والی خواتین اگر دیکھنے کی ضرورت ہوتی تو اس انداز سے آتیں کہ لڑکی کو پتا ہی نہ چلتا کہ اسے کوئی عورت نکاح کی غرض سے دیکھنے آئی ہے۔ لڑکے والی خواتین لڑکیوں کو سامنے بٹھا کر یہ اندازہ نہیں لگایا کرتی تھیں کہ لڑکی کا ماتھا کیسا ہے؟ رنگ گورا ہے یا کالا ہے؟ قد کتنے فٹ اور کتنے انچ ہے؟ تعلیم کیا ہے؟ جاب (job) کرتی ہے یا نہیں؟ باپ کی کوٹھی کتنے رقبے پر پھیلی ہوئی ہے؟ لڑکی جہیز میں کیا لائے گی؟

لڑکی کی سلیقہ مندی، گھر سنبھالنے کی مہارت، خاموش طبیعت، حیا سرشت اور اس کی معصومیت ہی اس کے نکاح کی بنیاد ہوتی تھیں۔ انہیں یہ معلوم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ بِأَرْبَعٍ لِمَا لِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ"۔

"عورت سے چار اسباب کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال کی وجہ سے، اس کے نسب کی وجہ سے، اس کے جمال کی وجہ سے، اس کے دین کی وجہ سے، تو دین دار عورت کو حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کر، تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں"۔ (صحیح مسلم، کتاب الرضاع، باب استحباب نکاحِ ذاتِ الدین)

لڑکیاں خود بھی اپنی شادی کا ذکر کرنا یا سننا ناپسند نہیں کرتی تھیں۔ جہاں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایسی بات چھڑ جاتی وہ خود ہی وہاں سے اٹھ کر چلی جاتیں۔ یہ حیا ہی تو تھی جس کے باعث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا تھا کہ (اجازت لینے سے) تو کنواری کچھ بول ہی نہ سکے گی۔

دورِ حاضر میں جنس اور نکاح دونوں موضوع اس قدر زبان زدِ عام ہیں جیسے کھانے پینے کی اشیاء پر بات چیت۔ لڑکے لڑکیاں باہم بیٹھ کر کھل کر ان معاملات پر بات چیت کرتے ہیں۔ آئیڈیل پر اظہارِ خیال ہوتا ہے۔ اپنے آئیڈیل خود لڑکے لڑکیاں ہی تلاش کرتے ہیں۔ بعض والدین کی مرضی کے خلاف یا ان سے مشورہ کئے بغیر ہی کورٹ میرج کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اسلام نے لڑکی کے ولی کی مرضی کو اس کے نکاح میں ضروری شرط قرار دیا ہے اور جب تک یہ شرط موجود نہ ہو نکاح ہی نہیں ہوتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ"۔

(سنن ابی داود، جامع ترمذی، سنن ابنِ ماجہ، بحوالہ مفرور لڑکیوں کا نکاح اور ہماری عدالتیں)

"ولی کی اجازت کے بغیر نکاح صحیح نہیں"۔

تب حیا کا یہ عالم تھا کہ شادی کے بعد بھی لڑکیاں دوسرں کے سامنے اپنے خاوندوں سے بات کرتے ہوئے جھجکتی تھیں۔ میاں بیوی سے متعلقہ امور پر بات چیت کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ خود اسلام نے بھی یہی تاکید کی ہے کہ ایسے امور پر لوگوں کے سامنے بات نہ کی جائے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الرَّجُلُ يُفْضِيُ اِلَي

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امْرَأَتِهِ وَتُفْضِيُ اِلَيْهِ ثُمَّ يُنْشِرُوْ سِرَّهَا"۔

"قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے مرتبہ میں برا آدمی وہ ہے کہ اپنی عورت سے خلوت کرے اور عورت اپنے مرد سے خلوت کرے پھر وہ اس کا بھید اِفشا کرتا پھرے"۔(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم افشاء سرِّ المرأۃ)

کنواری لڑکی کی خوبیاں:

تب لڑکی کی تعریف ان الفاظ میں کی جاتی تھی کہ وہ شرم وحیاوالی ہے، کم گو ہے، سلیقہ مند اور خدمت گزار ہے، نماز روزہ کرنے والی ہے، گھر اچھا سنبھالتی ہے، اپنے کام سے کام رکھتی ہے، گھر سے باہر کبھی نہیں دیکھی گئی......اور یہی ایک نیک اور اسلام کی مطلوبہ خاتون کی صفات ہیں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَأَطَاعَتْ زَوْجَهَا قِيْلَ لَهَا اُدْخُلِيُ الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ"۔(ابنِ حبان، صحیح الجامع، رقم الحدیث ۶۷۳، بحوالا خواتین اور ماہِ رمضان، ص۳۱)

"اگر کسی عورت نے پانچوں نمازیں پڑھیں، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی اور اپنے شوہر کی اطاعت کی تو اسے کہا جائے گا تم جنت کے جس دروازے سے چاہو داخل ہو جاؤ"۔

آج لڑکی کی تعریف کا پیمانہ یہ ہے کہ وہ سمارٹ ہو، اس کی ہر چوائس لاجواب ہو، ہر محفل کی جان ہو، اس نے بڑی بڑی تعلیمی اسناد حاصل کی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں،اس نے کھیل ،آرٹ اور تقریر وغیرہ میں ٹرافیاں جیتی ہوں۔ سیاست،احوالِ عالم اور فلم وفیشن کی دنیا سے واقف ہو۔نئی نئی ڈشیں بنانے اور کھانے کی رَسیا ہو۔اپنے آئیڈیل شوہر کے بارے کھل کر مجمع عام میں بات کرنا جانتی ہو، جاب کرتی ہو۔

اس کے برعکس اسلام عورت کی یہ تعریف کرتا ہے کہ وہ بھولی بھالی،سیدھی سادی،شاطرانہ داؤ پیچ،حسن دکھانے کے طریقوں اور فلم وفیشن کی دنیا سے بے خبر ہو۔اللہ تعالیٰ نے ایسی عورتوں کی تعریف میں فرمایا ہے:

﴿اَلْمُحْصَنَاتُ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ﴾(النور،۲۳)

”پاک دامن، بے خبر،صاحب ایمان عورتیں“۔

کنواری لڑکی کا حسن شادی والے دن:

اپنے کنوارپنے کی زندگی میں سادہ لباس پہننے،میک اپ اور بھاری زیورات استعمال نہ کرنے کی وجہ سے جب لڑکی کو دلہن بنایا جاتا تو اس کا حسن نکھر آتا......ایک فطری سادگی،دوسرے حیااور معصومیت ،تیسرے بناؤ سنگھار کے زندگی میں پہلی بار لوازمات استعمال کرنے کی وجہ سے وہ خوب صورتی ،رعنائی وتقدس کا مجسمہ لگتی ،شادی کے تصور سے اس کے چہرے پر حیا کی سرخی کا غازہ اسے مزید لازوال ربانی حسن کا شہکار بنادیتا کیونکہ کسی نامحرم کی غلیظ نظروں سے اسے بچا بچا کر رکھا گیا ہوتا تھا،اس لئے وہ اپنے خاوند کی نظر اور دل میں اتر کر اپنا مقام اور عزت وحیثیت بنالیتی ۔زندگی میں پہلی بار

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بنے سنورے چہرے اور سراپا کو دیکھنے کے لئے جس شخص کی نظر پڑتی وہ اس کا شوہر ہوتا، جس نے اپنے تمام صنفی حقوق کا پروانہ اللہ کی بارگاہ سے اور پھر لڑکی کے والدین سے نکاح کے ذریعے حاصل کرلیا ہوتا تھا۔

جب کہ دورِ حاضر میں لڑکی دلہن بننے سے پہلے کئی بار دلہنوں جیسے کپڑے اور میک اپ کرچکی ہوتی ہے۔ایک نہیں! کتنے ہی نامحرم مردوں کی بھوکی اور گندی نظروں نے کئی بار اس کے چہرے پر غلاظت کی پچکاری مارنے کی کوشش کی ہوتی ہے ایسے میں حسن کا نکھرنا کیسا؟ الٹا حسن ماند پڑ جاتا ہے۔

طرفہ تماشا یہ کہ مووی بنانے والا مرد عورت کے ایک ایک عضو کو، ایک ایک ادا کو اپنی کمینی، ہوس سے بھری ہوئی، گندی نظر سے دیکھ دیکھ کر مووی کیمرے میں محفوظ کررہا ہوتا ہے..... تف اس شوہر پر، اس باپ پر، اس بھائی پر، اس چچا پر، ماموں پر، یا دادا نانا پر جن کی غیرت کو مووی کی روشنیاں چھین کر راکھ بنادیتی ہے۔ اپنی ناموس اور خاندان کی آبرو اسے اپنے ہاتھوں دے کر ساتھ جھولی بھر روپے بھی اس کی نذر کرتے ہیں گویا کہہ رہے ہوں تمہارا شکریہ تم نے ہماری بیٹی کی عفت وعصمت کو تار تار کرنے کا کارنامہ انجام دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی یہ وعید کتنی سخت ہے:

”ثَلٰثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُ وَالدَّيُّوثُ الَّذِيْ يُقِرُّ فِيْ اَهْلِهِ الْخُبْثَ“۔(رواہ احمد والنسائی)

”تین شخصوں پر اللہ تعالیٰ نے جنت حرام فرمادی ہے جو شراب پیتا ہے، جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ کو تکلیف دیتا ہے، جو اپنے گھر والوں میں ناپاک کام (زنا اور اس کی طرف بلانے والی چیزوں مثلاً بے پردگی، غیر مردوں سے میل جول) کو برقرار رکھتا ہے"۔

www.KitaboSunnat.com

دلہن اور محرم مرد:

جب شادی والے دن لڑکی کو دلہن بنایا جاتا تو کوشش یہ ہوتی تھی کہ اس حالت میں اس کے باپ اور بھائی تک بھی نہ دیکھ پائیں۔ اسے برقع یا چادر اوڑھا کر ان کے سامنے لایا جاتا اور وہ اسے الوداعی پیار دیتے۔ شادی کے بعد جب لڑکی سسرال کے گھر سے والدین کے ہاں آنے لگتی تو وہ میک اپ وغیرہ دھو کر ختم کر دیتی۔ اس کی شرم وحیا اسے یہ اجازت ہی نہیں دیتی تھی کہ وہ باپ، بھائی یا چچا ماموں وغیرہ کے سامنے میک اپ کیے ہوئے دلہن بن کر جائے۔

اور اب لڑکیاں شادی والے دن کا تو ذکر ہی کیا، منگنی والے دن ہی منگیتر کے ساتھ اسٹیج پر بیٹھ کر سب محرموں، نامحرموں، رشتہ داروں، دوستوں اور مووی میکر کے سامنے دلہن بنتی اور منگیتر کے ہاتھوں انگوٹھی پہننے اور پہنانے کی رسم ادا کرتی ہیں۔

حیا دارانہ مسائل اور گفتگو:

تب خواتین اپنے مخصوص نسوانی مسائل پر بات کرنے کے لئے ایسے کنائے استعمال کرتی تھیں کہ ان کے مفہوم صرف وہی عورت جان سکتی تھی جو

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود بھی اس حالت سے گزری ہوتی تھی۔ کسی بچے، لڑکی یا مرد کو سن کر پتا ہی نہیں چلتا تھا کہ فلاں لفظ یا محاورے سے کیا مراد ہے؟ خود اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے ایسے مسائل پر بات کرنے کے لئے کنائے کا اسلوب ہی اختیار کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرہ،۲۲۳)

''تمہاری بیویاں تمہارے لئے بمنزلہ کھیت ہیں سو اپنے کھیتوں میں جس طرف سے چاہو آؤ''۔

﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾

''پھر اگر تم بیمار ہو یا حالت سفر میں ہو، یا تم نے اپنی بیویوں کو چھوا ہو، پھر اگر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک مٹی پر ہاتھ مار کر تیمّم کر لیا کرو''۔ (النساء،۴۳)

خود صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہمیشہ ایسی گفتگو کے لئے کنائے کے الفاظ ہی استعمال کرتے۔ چنانچہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا:

''اَلْمَرْاَةُ تَرٰى فِىْ مَنَامِهَا مِمَّا يَرَى الرَّجُلُ فِىْ مَنَامِهٖ''۔

''اگر عورت خواب میں وہ دیکھے جو آدمی دیکھتا ہے''۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اِذَا كَانَ مِنْهَا مَا يَكُوْنُ مِنَ الرَّجُلِ فَلْتَغْتَسِلْ''۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اگر اس میں سے وہی چیز نکلے جو مرد سے نکلتی ہے تو غسل کرے''۔

(صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب وجوب الغسل علی المرأۃ، بخروج المنی منھا)

ایک عورت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا، میرا خاوند تمام رات عبادت کرتا رہتا ہے، میں اس کے دین میں کوئی عیب نہیں لگاتی اس نے تین بار کہا۔ ایک صاحب پاس موجود تھے انہوں نے کہا عورت کی مراد کچھ اور ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا، کیا؟ ان صاحب نے کہا اس عورت کی مراد یہ ہے کہ اس کا خاوند اس کے حقوق پورے نہیں کرتا، اب عمر رضی اللہ عنہ کی سمجھ میں بات آئی اور آپ نے اس کے خاوند کو بلا کر سمجھایا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان یہ ہے:

﴿لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الانعام،۱۵۲)

''بے حیائی کے کاموں کے قریب بھی نہ پھٹکو چاہے کھلی ہو یا چھپی''۔

اس میں وہ گفتگو اور الفاظ بھی شامل ہیں جو حیادارانہ ہوتے ہیں اور جنہیں سرِ عام کرنا، حیا کے منافی ہے، ایسے امور پر بات صرف تین مواقع پر ہو سکتی ہے، قانونی ضرورت کے تحت، طبی ضرورت کے تحت یا مسئلہ معلوم کرنے کی غرض سے۔

دورِ حاضر میں علم وادب، طب، نفسیات، فلسفہ، سائنس کے علوم کی ترویج نے بالغ اور شادی شدہ افراد سے متعلق امور کو اتنا عام کر دیا ہے کہ ایک بچہ بھی ان کا مفہوم سمجھ لیتا ہے۔ مستزاد یہ کہ مصنوعات کی تشہیر اور فیملی پلاننگ کی عمومی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم اور ترویج نے ننگے الفاظ اور عریاں مناظر کو اس قدر عام کر دیا ہے، ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے دنیا میں کوئی کام ایسا نہیں جسے انسان چار دیواری کے اندر...... یا پردے کے پیچھے یا تنہائی میں لوگوں کی نظروں سے چھپ کر بھی کرنے کا پابند کیا گیا ہے۔

شادی شدہ عورتیں اور حیا:

ہماری سابقہ معاشرت میں صرف کنواری لڑکیاں ہی کیا! مجموعی طور پر پورے معاشرے میں حیا کا دور دورہ تھا۔ چونکہ تربیت میں حیا گوندھ گوندھ کر بھری ہوئی تھی، اس لئے نکاح کے بعد بھی عورت شرم و حیا کا پیکر ہوتی۔ یہ حیا ہی کا کمال تھا کہ باپ اور بھائیوں کی فرمانبردار اور اطاعت شعار بیٹی جب سسرال جاتی تو ساس سسر کی بھی خدمت گار ثابت ہوتی، خوش دلی اور خاموشی سے دیوروں اور نندوں کے تمام کام اس طرح کرتی جیسے یہ اس کی بنیادی ذمہ داریوں میں سے ہوں۔ شوہر کی اطاعت، ہمدردی اور غم گساری اس کا خاص وصف ہوتا۔ کسی کی زیادتی پر زبان کھولنا، بڑوں کے لحاظ کے باعث اس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا تھا۔

شاید کہا جائے یہ تو اس کے ساتھ ناانصافی ہے کہ وہ زیادتی پر بھی زبان نہ کھولے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص کسی معاملے میں ایک بار زبان کھول لیتا ہے اسے اپنی زبان پر بند باندھنا مشکل ہو جاتا ہے اور وہ اپنے حقوق لینے کے لئے آواز اٹھاتے اٹھاتے خود بھی زیادتی پر اتر آتا ہے۔ نیز اسلام ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرد کو حقوق ادا کرنے کی تلقین کرتا ہے، حکم ہے:

﴿وَاٰتِ ذَی الْقُرْبٰی حَقَّه﴾ (بنی اسرائیل،٢٦)

''اور قرابت داروں کو اس کا حق دے دو''۔

اس کے علاوہ وہ اور بھی بہت سی جگہ پر مختلف تعلق داروں کے حقوق ادا کرنے ہی کی بار بار تاکید ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے بعد (ناروا) ترجیح دینے کا عمل ہوگا اور ایسے کام ہوں گے جنہیں تم برا سمجھو گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ان حالات میں کیا حکم دیتے ہیں؟ (یعنی ہم کیا کریں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تُؤَدُّوْنَ الحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْکُمْ وَتَسْأَلُوْنَ الَّذِیْ لَکُمْ''۔

(صحیح بخاری، کتاب الانبیاء باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ح۳۶۰۳، صحیح مسلم کتاب الامارہ، باب وجوب الوفا ببیعۃ الخلفاء الاول فالاول، ح:۱۸۴۳)

''تم وہ حق ادا کرو جو تمہارے ذمے ہوں اور جو تمہارے حق (دوسروں کے ذمے ہوں) ان کا سوال اللہ سے کرو''۔

دنیا میں ایک مسلمان کا ہر عمل خالص اللہ کی رضا کے لئے ہے جس کا انعام ربّ کریم نے جنت کو ٹھہرایا ہے اور جنت کے حصول کے لئے مشکلات اور ناخوشگوار حالات سے گزرنا ہی پڑتا ہے۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"حُفَّتِ الجَنَّةُ بِالمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ"۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب صفۃ الجنۃ)

"جنت ناگوار چیزوں سے گھری ہوئی ہے اور جہنم خوشگوار چیزوں سے گھری ہوئی ہے"۔

لڑکوں میں حیا کے مختلف پہلو:

ہماری سابقہ تہذیب میں کسی شریف زادے کو یہ جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ گلیوں میں کھڑے ہو کر باتیں کرے، قہقہے لگائے، اونچی آواز سے گانے سنے، سیٹیاں اور تالی بجانے، گنگنائے، بن سنور کر کسی گلی یا رستے سے بار بار گزرے، کسی لڑکی کو دیکھ کر بالوں میں کنگھی کرنا شروع کر دے۔

معاشرے کے ہر فرد اور عورت کا یہ اخلاقی فرض سمجھا جاتا کہ وہ حیا کو نقصان پہنچانے والی، نازیبا حرکات پر کسی بھی لڑکے یا لڑکی کو ٹوکیں۔ اسے تہذیب اور آداب کی تعلیم دیں بلکہ سنگین غلطی پر مناسب ہوتا تو وہ سزا دینے کا حق بھی رکھتے تھے۔

آج لڑکے جان بوجھ کر ان رستوں سے گزرتے اور کھڑے ہوتے ہیں جہاں سے نوجوان لڑکیوں کے گزرنے کا امکان ہوتا ہے۔ گرلز سکولوں اور کالجوں کے سامنے چھٹی کے وقت لڑکے جان بوجھ کر کھڑے ہوتے ہیں۔ تب رستہ چلتے ہوئے مرد اگر کسی عورت کو راستے میں دیکھ لیتے تو احترا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نظریں جھکا کر ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاتے بلکہ اپنا رخ بھی دوسری طرف کر لیتے۔عورت کے لئے یہ ایک ایسا اعزاز یہ (پروٹوکول) تھا جسے اسلامی تہذیب نے حکماً متعارف کروایا۔

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں اور مردوں کو راستہ میں خلط ملط ہوتے دیکھ کر فرمایا:

"اِسْتَاخِرْنَ فَإِنَّهُ لَيْسَ لَكُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِيْقَ عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ"۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مشی النساء فی الطریق، بحوالہ عورت اسلامی معاشرہ میں، ص ۸۳۰)

"پیچھے ہو جاؤ اے عورتو! کیونکہ تمہیں راستے کے درمیان چلنے کا کوئی حق نہیں، تمہیں راستے کے کنارے چلنا چاہئے"۔

نامحرم خواتین کو دیکھ کر مردوں کو نظریں جھکانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ﴾ (النور، ۳۰)

"مومن مردوں کو کہہ دیجئے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں، یہ ان کے لئے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو یہ کام کرتے ہیں اللہ ان سے خبردار ہے"۔

اور یہ بات مسلمہ ہے کہ نظر کا اجنبی خواتین سے جھکا لینا ہی حفظِ فرج کا پہلا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہم ذریعہ ہے۔ اجنبی عورتوں پر نظر پڑنے کے خدشے ہی کے پیشِ نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِیَّاکُم بِالجُلُوسِ بِالطُّرُقَاتِ"۔

"راستوں پر بیٹھنے سے بچو"۔

صحابہ نے عرض کیا، وہاں بیٹھے بغیر کوئی چارہ نہیں ہم وہاں باتیں کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا اَبَیتُم عَی المَجلَسِ فَاعطُوا الطَّرِیقَ حَقَّهُ"۔

"اگر تم نہیں مانتے تو راستے کا حق ادا کیا کرو"۔

صحابہ نے عرض کیا! راسے کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"غَضُّ البَصَرِ وَکَفُّ الاَذیٰ وَرَدُّ السَّلَامِ وَالاَمرُ بِالمَعرُوفِ وَالنَّھیُ عَنِ المُنکَرِ"۔

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب من حق الجلوس عن الطریق رد السلام)

"نگاہیں نیچی کرنا، کسی کو ایذا نہ دینا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم دینا، برے کام سے روکنا"۔

تب مرد حضرات یہ بات اچھی طرح جانتے تھے کہ غیر عورتوں کی طرف جان بوجھ کر دیکھنا سخت گناہ ہے، تبھی تو جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اچانک نظر پڑ جانے کے بارے کیا حکم ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نظر پھیر لینے کا حکم دیا"۔ (کتاب الادب، صحیح مسلم، باب نظر الفجاة)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تہذیب شادی کے بعد پکنک ہنی مون اور تفریحی دوروں کے نام ہی سے ناآشنا تھی۔ آج یہ سب کچھ ہر شخص کے معمولات کا حصہ بن چکا ہے، کون نہیں جانتا کہ تفریحی مقامات بے حیائی، آوارگی، اختلاطِ مرد وزن اور جنسی آلودگی کے اہم اڈے ہیں۔

لڑکیوں کی گفتگو میں مردوں کا تذکرہ:

ہماری اس تہذیب میں لڑکیاں کسی نوجوان کا اپنی گفتگو میں ذکر نہیں کر سکتی تھیں، معاشرتی تربیت ان کے دل میں یہ بات بٹھا دیتی تھی کہ کسی نوجوان نامحرم کا کسی انداز سے بھی تذکرہ کرنے کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ تذکرہ کرنے والی اس نوجوان میں دل چسپی رکھتی ہے۔ جب کہ نامحرم مردوں میں دل چسپی لینا شرعاً اور اخلاقاً معیوب ہے۔

دورِ حاضر میں شریف لڑکے تو ایک طرف لڑکیاں بھی حیا کی لطیف ونفیس قبا کو تار تار کرنے والے فلمی ہیرو اور کھیلوں کے سپر سٹاروں اور ماڈلز کی ایک ایک ادا اور ایک ایک بات پر تذکرہ اور مباحثہ کرتی ہیں۔ کزنوں، بہنوں بھائیوں اور کلاس فیلو اور استادوں کے ساتھ یہ سب زیرِ بحث لایا جاتا ہے اور خوب کھل کر ان لوگوں کی حیا باختہ باتوں اور حرکتوں پر داد دی جاتی ہے۔

اسلام کی روح کو اپنے دورِ خلافت میں محفوظ رکھنے والے خلیفہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک روز گشت لگا رہے تھے، ایک گھر سے چند خواتین کی باتوں کی آواز آ رہی تھی، ان میں یہ تبادلہ خیال ہو رہا تھا کہ مدینہ کا سب سے حسین

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان کون سا ہے؟ بالآخر وہ شغال نامی شخص پر متفق ہو گئیں۔فراستِ عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی اس گفتگو اور اس کے حیا کو تباہ کرنے کے اثرات کا اندازہ لگا لیا۔صبح آپ نے شغال نامی نوجوان کا پتا کروایا۔وہ سامنے آیا تو واقعی بہت حسین تھا۔صرف یہی نہیں ،اس نے اپنے گیسو سنوارے ہوئے تھے۔کپڑوں میں بھی نفاست تھی۔جس نے اس کے حسن اور دل کشی کو مزید دو آتشہ کر رکھا تھا۔عمر رضی اللہ عنہ نے اس آتش ساماں کا سر حجام کو بلا کر منڈا دیا تاکہ اس کا حسن کم ہو جائے لیکن اس کا حسن مزید بڑھ گیا۔آپ نے اس کو صوف کے کپڑے پہنائے اور مدینہ کے باہر چراگاہ میں بھیج گیا تاکہ وہ پتے جھاڑیاں اور کانٹے اکھیڑ کر جانوروں کو کھلایا کرے۔(سیرت عمر فاروق از ابن جوزی)

عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھ لیا تھا کہ یہ شخص عورتوں کے لئے فتنے کا سامان پیدا کر رہا ہے۔نہ جانے کتنی عورتوں کے دل اور نیت اس شخص کی وجہ سے فتور میں پڑے ہوئے ہوں گے۔اسے کیا حق پہنچتا تھا کہ وہ خوب صورت ہونے کے باوجود مزید خوب صورتی کے لوازمات اختیار کر کے گلیوں اور بازاروں میں عورتوں کے خیال اور نظر کا مرکز بنے۔

مندرجہ بالا واقعہ پر دورِ حاضر کی مادر پدر آزاد تہذیب کہے گی یہ انسانی حقوق اور شخصی آزادی کے منافی ہے کہ آپ ایک شخص کو من پسند کپڑے پہننے یا من پسند حلیہ اختیار کرنے سے روک کر......اسے شہر کی پُر آسائش زندگی کے بجائے جنگل کی مشکلات بھری زندگی کے حوالے کر دیں لیکن اسلام شخصی

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی صرف اسے قرار دیتا ہے جس سے معاشرے کے دیگر افراد کے حقوق ،آزادی، شرعی حدود اور اخلاقی اقدار کو کوئی ٹھیس نہ پہنچے۔

اس واقعے کی روشنی میں یوں لگتا ہے جیسے آج کا ہر مرد اس قابل ہے کہ اسے وہی سزا دی جائے جو شغال نامی شخص کو عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے دی تھی۔ سوائے چند گنے چنے مرد حضرات کے۔

عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو سزا نہیں دی جس کی وجہ یہ ہے کہ عورتوں کو سزا سناتے تو ان کے گھر برباد ہوتے، ان کے خاندان کی آبرو کو نقصان پہنچتا۔ نیز مرد اس لئے بھی قابلِ سزا تھا کہ اسی نے فتنے کا سامان پیدا کیا اور آگ بڑھکانے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ فتنہ پرور مرد شہر ہی میں رہتا تو فتنہ ختم ہونے کے بجائے مزید بڑھنے کے امکانات تھے۔

مکتب کی کرامت:

ہماری سابقہ معاشرت میں جہاں جہاں، جس جس طرح حیا کے آبگینے کو ٹھیس پہنچنے کا خدشہ ہوتا، وہاں اس انداز سے پہرے بٹھائے جاتے کہ خود لڑکے لڑکیاں بھی سمجھ نہ پاتے کہ یہ سب کیوں کیا جارہا ہے۔ والدین کی تربیت کا طریقہ ہی کچھ ایسا پُر اثر تھا کہ ان کا اپنے بچوں کو ایک نظر دیکھ لینا ہی کافی ہوتا تھا۔ بچے نظر دیکھ کر فوراً سمجھ جاتے کہ ہماری فلاں حرکت پر ہمیں ٹوکا جارہا ہے اور فوراً اپنی اصلاح کر لیتے۔ بغیر کسی حسابی اور کتابی علم کے خاموشی سے اصلاح و تربیت کا یہ طریقہ جاری تھا۔ اقبال مرحوم نے بھی اسی نظامِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تربیت کی طرف اس شعر میں اشارہ کیا ہے:

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آدابِ فرزندی

آج نفسیات اور بچوں کی تربیت پر بڑے بڑے دانش وروں کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھی جاتی ہیں۔ نصابِ تعلیم میں انہیں پڑھایا جاتا ہے۔ طویل لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ میڈیا پر بار بار پروگرام ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود معاشرتی بگاڑ اور بے حیائی کی طرف دن بدن قدم بڑھ رہے ہیں، اولاد نافرمان اور بدتہذیب ہوتی جارہی ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ مغرب جس کی نقالی کی خاطر ہم نے اپنی روایات واقدار کو فرسودہ کہہ کر فراموش کردیا ہے، وہی ہمارے معاشرے کی حقیقی مسرت، باہمی خیر خواہی اور حسنِ تربیت اور اصلاح معاشرہ کی بنیاد ہیں۔ جس معاشرے میں یا جس فرد میں جس قدر زیادہ حیا ہوگی وہ معاشرہ یا فرد اتنا ہی پُرسکون اور خوب صورتی سے آراستہ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ...... کنواری لڑکی کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے، آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ کنواری لڑکی سے اس کے نکاح کے بارے اجازت لینا اور ایسے مواقع پر اس کا چپ رہنا بے جا حیا ہے بلکہ آپ ﷺ نے اس کی اس صفت کی یہ کہہ کر تحسین وتوثیق فرمائی:

"فَذَالِكَ اِذْنُهَا هِيَ سَكَتَتْ"۔ (کتاب النکاح، صحیح مسلم)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اس کا چپ رہنا ہی اس کی رضامندی ہے"۔

معلوم ہوا کہ حیا کی حفاظت کرنے والے اور حیا کی صفت کسی فرد میں مزید پیدا کرنے والے تمام عوامل اور عادات اس قابل ہیں کہ انہیں مسلم معاشرے میں جاری وساری کیا جائے اور ان سے ایک باحیا اور باایمان شخص محبت کرے اور اپنی عملی زندگی میں انہیں اپنائے۔

خود اعتمادی (Confidence) یا بے حیائی؟

دورِ حاضر میں بچوں میں بے باکی، بے حیائی، گستاخی، والدین کے حکم سے بغاوت کو خود اعتمادی (Confidence) کا خوب صورت نام دے دیا گیا ہے۔ جو والدین اپنی بچیوں کو بغاوت، بے حیائی، بے باکی پیدا کرنے والے افعال وحرکات اور ماحول اور گفتگو سے بچانے کی کوشش کریں انہیں سمجھایا جاتا ہے کہ ان عادات کی وجہ سے آپ کی بچی میں خود اعتمادی پیدا نہیں ہوگی۔ اسے لوگوں کو ڈیل (Deal) کرنا نہیں آئے گا، آج جھجک، شرم، لحاظ اور حیا کو احساسِ کم تری کا نام دے کر بطورِ نفسیاتی مرض کے متعارف کروایا جا رہا ہے جب کہ اسلام جھجک، حیا اور شرم ولحاظ کی تحسین وتعریف کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو شرم وحیا کے بارے نصیحت کر رہے تھے (یہ کہ زیادہ حیا نہ کیا کرو) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ"۔

(بخاری، کتاب الایمان، باب الحیاء من الایمان، مسلم، کتاب الایمان، باب شعب الایمان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کو چھوڑ دے، یقیناً حیا ایمان کی شاخ ہے''۔

معلوم ہوا کہ حیا کی حفاظت کرنے والے اور حیا کی صفت کسی فرد میں مزید پیدا کرنے والے تمام عوامل اور عادات اس قابل ہیں کہ انہیں جاری وساری کیا جائے اور ان سے ایک باحیا شخص محبت کرے اور اپنی عملی زندگی میں انہیں اپنائے۔

دورِ حاضر میں حیا کی دولت مفقود ہوتی جارہی ہے، معاشرے کا کوئی ایسا ہنر، کوئی فن، کوئی تعلیم، کوئی طبقہ، کوئی کاروبار ایسا نہیں جس نے اپنا حصہ حیا کا نازک آبگینہ توڑنے میں نہ ڈالا ہو۔ یوں لگتا ہے جیسے شیطان نے ہر شخص کو قصرِ حیا منہدم کرنے کی مہم میں اپنے ساتھ شامل کرلیا ہے۔ سوائے چندِ گنے چنے لوگوں کے اللہ تعالیٰ ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔

اس کے نتائج اس قدر بھیانک اور خوف ناک ہیں کہ الامان! بچے ماں باپ کی لازوال، بے لوث محبت اور محنت کو ٹھکرا کر اپنے بے حیا، لچر، گندے، ننگے عاشقوں کے ساتھ چل پڑتے ہیں۔ ادھر عیار و شاطر شیطانی مغربی دماغ، این جی اوز کی صورت ہمدردی کا لبادہ اوڑھے ہماری نوجوان نسل کو مزید ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل رہا ہے۔

گزشتہ سطور میں جو موازنہ پیش کیا گیا ہے شاید اس کے بارے یہ کہا جائے کہ تب عورت پر بے جا پابندیاں عائد تھیں۔ وہ گھٹن اور ظلم کی شکار تھی۔ تہذیب حاضر نے عورت کو ترقی کی شاہراہ پر چلنے کے قابل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا ہے۔اس نے اسے اپنے حقوق کا شعور دیا ہے۔ بے جا پابندیوں کے جال توڑ کر اس نے آزاد فضا میں سانس لینے کا حق حاصل کیا ہے۔

جی ہاں! خود اسلام بھی بے جا پابندیوں کا حامی نہیں بلکہ اس نے تو بغیر کسی دانش ور کی تحریک کے...... بغیر کسی احتجاجی جلسے، جلوس اور تحریک کے...... بغیر کسی عورت کی یاددھانی یا حقوق کی بازیابی کی آواز اٹھانے کے، آج سے چودہ سو سال پہلے عورت کو اس کے حقوق از خود دلائے۔ عورت کے حقوق جن سے اس کی فطری خصوصیات اور اوصاف میں نکھار آیا، جنہوں نے اس کی حیا، تقدس اور عفت کو بہترین تحفظ عطا کیا۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾ (الانعام ۱۵۱)

"بے حیائی کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے وہ ظاہر ہو یا چاہے پوشیدہ"۔

گویا بے حیائی کے وہ تمام سوراخ جن سے اس کی بدبُو کا ذرا سا بھبوکا بھی اسلامی معاشرے اور قلبِ مومن میں داخل ہو سکتا ہے۔ اس کو بند کرنے کا حکم دیا۔ انسان شعوری طور پر حیا کے بند ڈھیلے کر دے یا لاشعوری طور پر حیا سے روٹھ کر ناطہ توڑ دینے والے کام، باتیں یا حرکتیں کرے، ان سب سے بچنا ایک مسلمان کا فرض ہے۔ جب کہ ایک کم عمر، غیر شادی شدہ، نا تجربہ کار، آبگینے کی طرح شفاف، پھولوں کی طرح معصوم، کلیوں کی طرح نازک بچی کو ایسے امور سے بچانا مطلوب و مقصود اور محمود و مندوب عمل ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں یورپی تہذیب اور اس کے نتائج اس خیال کی تائید وتوثیق کررہے ہیں کہ عورت کو گھٹن سے نکالنے کی تحریک نے اسے جو بے باکی، شوخی، بے حیائی، جرأت، نظارہ اور فکری آوارگی دی ہے، اسے گھر سے باہر نکل کر اپنے معاملات خود طے کرنے کی شہہ دی ہے وہ حیا کی احتیاطی تدابیر سے غفلت برتنے کا ہی نتیجہ ہے۔

آج اسلام کو دنیا میں وہ مقام حاصل نہیں جو ہمارے اسلاف کے ادوار میں حاصل تھا۔ زوال امتِ مسلمہ کا گھیراؤ کیے ہوئے ہے لیکن سوال یہ ہے کہ زوال شروع کہاں سے ہوا؟ اس کا اشارہ ہمیں معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس بات سے ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار مدینہ منورہ آئے۔ آپ کے ہاتھ میں بالوں کا ایک چوٹلا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''اے اہلِ مدینہ! کہاں ہیں تمہارے علماء' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے تھے اور فرماتے:

''اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ هٰذِهٖ نِسَاءُ هُمْ''۔

(صحیح مسلم، کتاب اللباس والزینۃ، باب تحریم فعل الواصلة والمستوصلة والواشمة والمستوشمة)

''نبی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس قسم کی (عیش وعشرت کی) چیزیں شروع کردیں''۔

ہم کہہ سکتے ہیں کہ کپڑے کی ذراسی دھجی یا بالوں کی چھوٹی سی گچھی کا ایک قوم کے زوال سے کیا تعلق ہوسکتا ہے؟ لیکن ہمارا یہ ایمان ہے کہ فرمودہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سچا ہے اور حقیقت ہے کہ بنی اسرائیل جیسی زندہ قوم کے زوال کا سبب یہ بالوں یا کپڑے کی دھجی جیسی معمولی چیز ہی تھی۔

اس میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ بنی اسرائیل کی عورتوں میں بننے سنورنے کا شوق اپنی حدود سے بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ ان کا یہ شوق مردوں تک متعدی ہوا۔ اور آخر کار پوری قوم کا مطمع نظر حسن پرستی، عورت کا حصول اور دنیوی عیش و عشرت بن گیا۔ آج ہمارے ساتھ بھی یہی المیہ اور یہ واقعہ تو پیش نہیں آ رہا؟

آیئے! اپنے حقیقی سکون اور معاشرے کی بقا کے لئے اسلامی اقدار و آداب اور حیا جیسی بہترین نکھار پیدا کرنے والی صفت کو بڑھانے والے عوامل کو رواج دیں۔ ان پر اپنی عملی زندگی کی بنیاد رکھیں۔ بے حیائی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کے سامنے بند باندھ دیں۔

حقیر سمجھ کر جنہیں بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہو گی

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر

بیوی کا اولین حق

اُمِّ عبدِ منیب * مریم خنساءؒ

www.KitaboSunnat.com

ناشر:
مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0333-4994840

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہماری مطبوعات

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں
بسم اللہ دعا و اشفا
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم، منزل بہ منزل
علیم و خبیر کے نام خطوط
خطوط مسعود (حصہ اول)
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل
شہادتین ...... توحید و رسالت
شہادت گہ الفت میں
مسلمانوں کا فکری اغوا
نصابی صلیبیں
طاؤس و رباب
لواء الجہاد
والفجر
ٹی وی گھر میں کیوں؟
نام اور القاب قرآن و سنت کی روشنی میں
تصویر ایک فتنہ
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم
پتنگ بازی موسمی تہوار یا
شب برات
ویلنٹائن ڈے
کرکٹ
اپریل فول

معاشرتی مسائل

بیوہ کی عدت
نسوانی بال اور ان کی آرائش
صنف مخالف کی مشابہت
اشیائے ضرورت کا معیار
منگنی اور منگیتر
غض بصر اور مرد حضرات
رشتے کیوں نہیں ملتے
بری اور بارات
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق
دیور اور بہنوئی
عورت اور میکہ
ساس اور بہو
سوتیلی ماں اور اولاد
عورت وفات سے غسل و تکفین تک
مسائل طہارت اور خواتین
ستر و حجاب اور خواتین
سیدہ خدیجہ بحیثیت زوجۃ النبی ﷺ
نکاح کوئیز

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)
ننھے حارث کا خواب
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی
پیارے نبی ﷺ کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے
رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت
پورا تول
وہ چاول تھے
چوزہ کہانی
تاج پوشی
دوخط
اور شطو نگڑا ہار گیا
تین حروف

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور